صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 31 مئی 2021ء بمطابق 20 شوال المکرم 1442 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر اڑتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَاذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَمِیْثَاقَهُ الَّذِیْ وَاثَقَکُمْ بِهٖO اِذْقُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَاO وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِO یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِO وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْاO هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰیO وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(ترجمہ): اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ ارشاد ہے۔ اللہ نے تم کو جو نعمت عطا کیا ہے ان کا خیال رکھو اور اس پختہ عہد و پیمان کو نہ بھولو جو تم نے کیا ہے۔ یعنی تمھارا یہ قول کہ ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی۔ اللہ سے ڈرو اللہ دلوں کا راز تک جانتا ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر راستی اور انصاف پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو انصاف کرو۔ خداترسی سے زیادہ عدل و انصاف مناسبت رکھتا ہے۔ اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

پولیس کا رکن اسمبلی، جناب اجمل خان کے ساتھ ہتک آمیز رویہ

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

جناب اجمل خان: جناب سپیکر، آج معمول کی جو کارروائی ہے اسمبلی کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اجمل خان، ذرا ان کا مائیک کھولیں، ایم پی اے صاحب کا۔

جناب اجمل خان: سر، میں آج اس ایوان سے اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ آج معمول کی کارروائی کو معطل کر کے میں ایک اہم، ایک خاص واقعہ پہ بات کرنا چاہتا ہوں، پورا ایوان اس پہ بات کرے گا، یہ میری درخواست ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ آج کی کارروائی معطل کریں اور جو پولیس کا واقعہ ان کے ساتھ ہوا ہے، یہ کہتے ہیں، اس پہ آج بات ہونی چاہیئے۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، ہم اپوزیشن کے لوگ ہیں لیکن اپوزیشن اور ٹریژری بنچز، یہ ہمیں سکھایا گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب اجمل خان: جناب سپیکر، میں اس پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت صاحبہ کو بات کر لینے دیں، پھر آپ کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ اس ہاؤس کی جو توقیر ہے، اگر ٹریژری بنچز کے کسی ایم پی اے کے ساتھ کوئی ظلم ہوتا ہے یا اگر اپوزیشن کے کسی ایم پی اے کے ساتھ ظلم ہوتا ہے تو ہم سب لوگ ایک Page پر ہیں، میں چاہوں گی کہ ایجنڈے کو Suspend کریں، ان کی پوری بات سنیں، ان کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوا ہے، ایک ایس ایچ او اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، اس نے اس کی Wife جو ان کے ساتھ تھی، اس کے دونوں گارڈز جو ان کے ساتھ تھے، یہ ایک بہت Important مسئلہ ہے، ایس ایچ او، جس کا نام عباد وزیر ہے، وہ عباد وزیر دس سال پہلے میرے بچے جب اغواء ہو رہے تھے، اس نے Mobile snatching کا کیس بنا دیا، اسی طرح ان کی بیوی اس کے ساتھ تھی، جناب سپیکر، ہماری پولیس پنجاب سے، دوسرے صوبوں سے اس لئے بہتر ہے کہ ہمارے ساتھ اگر کوئی مفرور بھی بیٹھا ہو اور کوئی لیڈی اس کے ساتھ بیٹھی ہو تو پولیس اس کو ہاتھ نہیں لگاتی، اس گاڑی کے نزدیک نہیں جاتی لیکن ان کی بیوی کے سائیڈ کے دروازے کھول دیئے گئے، ان کو گن پوائنٹ پر انہوں نے باہر نکالا اور ان کے گن مین سے پولیس کے بیجز اتار کر لیویز کے بیجز لگائے ہیں، میں اور میری پارٹی اس کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتی ہیں،

ہم سمجھتے ہیں کہ پولیس کو جو اختیارات دیئے گئے ہیں، ان اختیارات کے بارے میں بات کی جائے، جو ایس ایچ اوز بد معاش بنے پھرتے ہیں، ہر بندے پہ بندوقیں تان لیتے ہیں، اس کی میں مذمت کرتی ہوں، میری پارٹی اس بندے کے ساتھ جس کا نام اجمل ہے، میں ٹریژری بنچز کے ایم پی اے کے ساتھ پورے طریقے سے کھڑی ہوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی اجمل خان، آپ کچھ اور کہنا چاہتے ہیں؟ جی درانی صاحب، ان کے بعد آپ ٹائم لے لیں، درانی صاحب کے بعد آپ ٹائم لے لیں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، میں نے میڈیا کے ذریعے ہمارے معزز ممبر کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے، وہ دیکھا، انتہائی افسوسناک ہے، میں ہمیشہ آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا اگر حکومت کے ایم پی ایز ہیں یا اپوزیشن کے ایم پی ایز ہیں، ان کی جو عزت ہے، اس ہاؤس میں آپ ہی ان کے نگہبان ہیں، مجھے بھی دلی دکھ ہوا، ایک خاندانی آدمی ہے، ایک باوقار آدمی ہے، ایک عزت دار آدمی ہے، صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں، ان کے ساتھ جو گن مین ہے وہ بھی پولیس یا لیویز کا ہے، وہ اس طرح نہیں ہے کہ اس کا کوئی ذاتی گن مین ہے اور گاڑی کے اندر رہے، میرے خیال میں، اس کی جو بات ہے، میں اپوزیشن کی طرف سے آپ کو درخواست کرتا ہوں کہ پہلے ان کی بات سنیں، استحقاق وہ لا رہے ہیں، اگر اس میں رولز کی کوئی Relaxation ہو، وہ بھی کریں اور ساتھ ایک اور واقعہ بھی ہے، ابھی یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس پہ یہاں اسمبلی کے سامنے شیلنگ ہوئی ہے، ٹیچرز بھی ہیں، سٹوڈنٹس بھی ہیں، دونوں تھے، یونیورسٹی کے لوگ آئے تھے، بجائے اس کے کہ کوئی وزیر ادھر جاتا ان کو منالیتا، ان کی بات سنتا، پولیس نے ان پر اندھا دھند شیلنگ کی، حالات یونیورسٹیوں اور کالجوں کے اس طرح ہیں، میرے پاس اپنے چیمبر ایک نوٹیفکیشن ہے جو اسلامیہ کالج کا انچارج ہے، کنٹرولر ہے، اس نے کہا کہ ہمارے پاس اس مہینے کی تنخواہ نہیں ہے، یونیورسٹیاں تباہ ہیں، سب سے اہم ہمارے اس بھائی کی عزت کا معاملہ ہے، اس میں ہم برابر کے شریک ہیں، خواہ وہ اپوزیشن کا ایم پی اے ہو یا گورنمنٹ کا، اس میں کوئی فرق نہیں، لہذا آپ اس کو ٹائم دیں، اس کو سنیں، جس طرح وہ چاہتا ہے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: جی اجمل خان صاحب۔

جناب اجمل خان: Thank you, Mr. Leader of the Opposition, Durrani Sahib. محترم جناب سپیکر صاحب، شکریہ کہ آپ نے ٹائم دیا۔ میں آج جس موضوع اور جس واقعہ پہ

بات کروں گا، یہ عام اور سادہ واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک حساس اور خطرناک بات ہے۔ سب سے پہلے میں ایک شعر کی اجازت آپ سے لونگا، پھر میں اپنی بات شروع کر دوں گا۔

دا غرونه مې هډوکی دا خاوره مې بدن دے
کوم داغ چې مې په زړه دے هم هغه مو په لمن دے

(تالیاں)

سر، پرسوں میں پشاور سے باجوڑ جا رہا تھا، چارسدہ روڈ خزانہ بخشی پل کے پاس ہم رک گئے، ہم گاڑی میں بیٹھے تھے، میرے ساتھ فیملی بھی تھی، وہاں ایک سول گاڑی سفید رنگ فیلڈر ایک عجیب انداز سے آکر ہماری گاڑی کے سامنے رک گئی، اس سے ایک شخص عجیب انداز سے اترا، جس کے ساتھ پولیس کے اہلکار تھے، میری گاڑی کے اگلے دونوں دروازے کھول کر مجھ سے کہا کہ آپ نیچے اتریں، آپ کون ہیں؟ میں نے بولا کہ میں ایم پی اے ہوں، کیا بات ہے، کیا ہوا؟ اس نے بولا، آپ آرام سے بیٹھیں، یہ پیچھے جو بیٹھا ہے جس کے پاس کلاشنکوف ہے، یہ کون ہے، میں نے بولا، یہ پولیس والے ہیں، میرے محافظ ہیں۔ وہ فوراً وہاں چلا گیا، ڈبل کیبن گاڑی تھی، میری سرکاری گاڑی ہے، ڈیڈک کا چیئرمین ہوں، اس پہ کمپیوٹرائزڈ اور یجنل نمبر پلیٹ لگا ہوا ہے جس پر باجوڑ لکھا ہوا ہے، وہ پیچھے گیا، اس کو کہا کہ سروس کارڈ دکھاؤ، اسی اثناء میں میں بھی پیچھے چلا گیا، میرا جو محافظ تھا، پولیس والا، اس نے کہا کہ میں اس لئے کھڑا ہو گیا کہ یہ ایس ایچ او ہے، میں نے اس کو سروس کارڈ دکھایا، اس نے اس کو کہا کہ گن مجھے دیدو، کلاشنکوف مجھے دیدو، میں نے کہا کہ یہ تو پولیس والے ہیں، میرے محافظ ہیں، میں ایم پی اے ہوں، صوبائی اسمبلی کا ممبر ہوں، آپ جس طرح چاہیں، میں تعارف کر دوں گا، آپ کو مطمئن کر دوں گا، آپ مجھ سے بات کریں، یہ میرے محافظین ہیں، پولیس والے ہیں۔ اس نے ان پہ حملہ کیا اور پھر کہا کہ گن مجھے دیدو، اسی اثناء میں تین چار منٹ میں اور بھی پولیس کی دو تین گاڑیاں آکر کھڑی ہو گئیں، ہمیں گھیرے میں لے لیا، یہ بات پورا ایوان سمجھ لے کہ یہ حادثاتی واقعہ نہیں تھا، یہ Targeted مسئلہ تھا، اس کے پیچھے کوئی چیز ہے، یہ میرے پیچھے آیا تھا، یہ گن چھین رہا تھا۔ میں نے کہا، یہ میرے محافظین ہیں، آپ گن کیوں چھین رہے ہیں؟ ان پر تشدد کیا، دو گارڈز تھے پولیس والے، وہ باجوڑ لیویز کے ملازمین ہیں، لیویز اس لئے کہوں گا، انہوں نے کل پولیس کے بیج اتار کر لیویز کا بیج لگایا ہے۔ (تالیاں) اس پر تشدد کیا، اس کو میں نے کہا، گن دے دو، اس نے بولا کہ سر جی میں گن نہیں دوں گا، یہ بات آپ سمجھ لیں، میں بھی پولیس والا ہوں، ایک پولیس والا پولیس سے کس طرح وردی لے سکتا ہے، جو ایم پی اے اور اس معزز ایوان کے ممبر کے ساتھ

ڈیوٹی پر معمور ہو؟اس سے گن لے لیا،اس کو گرفتار کر لیا، میرے ڈرائیور پہ تشدد کیا،اس کو تھانے لے گیا، روڈ پر لوگ جمع ہو گئے، میں اور میری فیملی گاڑی میں روڈ پر کھڑے تھے، وہاں سامنے ملک طہماش صاحب ایکس ایم پی اے کا گھر تھا، وہاں وہ پہنچ گیا، وہ مجھے کہہ رہا تھا کہ ہم آپ کی حفاظت کریں گے، ان کے ساتھ گن مین بھی تھے، سیکورٹی بھی تھی، وہ مجھے ہوٹل لے کر گیا، پھر میں نے سی ایم ہاؤس فون کیا، کامران بنگش صاحب نے مجھے فون کیا کہ آپ کہاں پر ہیں؟ میں آپ کے پاس آ رہا ہوں۔ میں نے جگہ بتادی، آٹھ دس منٹ میں وہ وہاں پہنچ گیا، اس سارے واقعے کا کامران بنگش صاحب چشم دید گواہ ہے۔ پھر کامران بنگش صاحب نے مجھے وہاں سے، میرا تو ڈرائیور بھی نہیں تھا، گن مین بھی نہیں تھے، اپنی گاڑی میں بٹھایا۔ اس نے کہا، ایک بات آپ میری مانیں گے، آپ میرے گھر جائیں گے، میں نے کہا جو بھی آپ کہیں گے میں وہی کروں گا۔ میں اس کی گاڑی میں بیٹھ گیا، میری جو فیملی تھی گاڑی میں، میں نے کامران صاحب کو کہا کہ اس کا کیا کروں؟ اس کا بھائی میری گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا، ہم کامران صاحب کے گھر پہنچ گئے، میں نے اس سے یہ بھی کہا کہ میں تو ایم پی اے ہوں، آپ کون ہیں، آپ بھی تعارف کرا دیں؟ اس نے بولا، آپ مجھے نہیں جانتے، میں عباد وزیر ایس ایچ او بد معاش ہوں، (شیم شیم کے نعرے) اس نے ایک لفظ بولا جو کہ ابھی بھی میرے کانوں میں گونج رہا ہے، آج تیسرا دن ہے، میں سو نہیں سکا، وہ کہہ رہا تھا کہ میں عباد وزیر بد معاش ہوں، آپ کے پیچھے آپ کے گھر آؤنگا، میں اپنے گھر کا ایڈریس دے دونگا، بازاری کہیں کا، پختون ایسی بات کرتے ہیں؟ ابھی سر میں نے کچھ نہیں بولا، ابھی میں اس ایوان کے سامنے یہ معاملہ رکھتا ہوں، یہ حادثاتی معاملہ نہیں تھا، یہ Targeted واقعہ تھا، وہ میرے پیچھے آیا تھا، میں یہ سوچ رہا تھا کہ مجھ پر حملہ ہو گیا، یہ پولیس کی وردی میں ملبوس دہشتگرد ہیں، ایک لفظ اس نے یہ بھی کہا تھا، کیونکہ اس کی پرانی عادت ہے، اس کے ساتھ ہو چکا ہے، آپ کیا کرو گے؟ میں نے اپنے آپ کو مکمل کنٹرول کیا ہوا تھا، وہ مجھے کہہ رہا تھا، آپ کیا کر سکتے ہیں، آپ کیا کریں گے؟ میرے ڈرائیور نے اس کو کارڈ دکھایا، اس نے کہا، آپ کیا کریں گے، مجھے معطل کر دیں گے؟ میں نے کہا، نہیں بھائی، قانون سے نہ آپ بڑے ہیں نہ میں بڑا ہوں، جو بھی قانون کے دائرہ اختیار میں ہو گا وہ آپ کے ساتھ ہو گا، وہ میرے ساتھ بھی ہو گا۔ یہ اس کا پہلا واقعہ نہیں ہے، وہ مشہور ہے، عباد وزیر ایس ایچ او تیرہ چودہ دفعہ وہ معطل ہو چکا ہے، اس پر 302 کا کیس ہوا تھا، اس کی Custody میں ایک بندے کو اس نے ٹارگٹ کر کے قتل کیا، target killing لوگوں کو دھمکیاں بھی دے رہا ہے۔ وہ جو ہم سن رہے تھے کہ پولیس میں کالی بھیڑیں ہیں تو ابھی تک میں

سن رہا تھا لیکن ہفتے کے دن میں نے دیکھ لیا، وہ میرے ہاتھ آ گیا ہے، یہ بات اس ایوان تک پہنچ گئی، اس کی مکمل انکوائری ہونی چاہیئے، بہت ساری باتوں کا ہمیں پتہ چل جائے گا، بہت ساری چیزیں ہماری ہاتھ آ جائیں گی۔ پھر سی ایم صاحب نے مجھے فون کیا کہ آپ کے ساتھ فیملی ہے، آپ ایم پی اے ہیں، ایم پی اے کی عزت میری عزت ہے، ہم کامران بنگش کے گھر میں تھے، آپ فیملی کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر چلے جائیں، اس کو Suspend کیا لیکن Suspend کا وہ عادی ہے۔ میں کہہ رہا ہوں، جو میں تقریر کر رہا ہوں، ایسا نہ ہو کہ وہ موقع سے فائدہ اٹھا کر بھاگ جائے اور غائب ہو جائے، اس کو پکڑ لیں، اس کو Terminate کریں، اس کو Dismiss کر کے اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگوا کر، یہ تو پولیس، (تالیاں) اگر آپ نے اس کو ہتھکڑی لگوائی اور Proper investigation ہو گئی تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ بہت ساری چیزیں ہماری ہاتھ آ جائیں گی کہ کیا ہو رہا ہے، کونسا مافیا ہے، کیا کر رہے ہیں، کس مافیا نے میرے پیچھے بھیجا ہے؟ میں تو کہہ رہا ہوں، باجوڑ، یعنی میرے ڈسٹرکٹ سے لیکر یہاں تک تحقیقات کریں کہ میرے ساتھ یہ کیا واقعہ ہوا ہے، میں تین دن سے سو نہیں سکا کہ وہ چیزیں اس ایوان کے سامنے رکھ لوں۔ اس کا Criminal record طلب کیا جائے، یہ بندہ Criminal ہے، کس Gang اور کس مافیا کے ساتھ اس کا تعلق ہے؟ یہ چیک کیا جائے۔ میری پوری قوم، باجوڑ میں دو Tribes رہتے ہیں، ترکالانی اور اتمان خیل، ان پہ جو گزر رہا ہے، باجوڑ سے لیکر وزیرستان تک قبائلی عوام پر اور جو پشاور کے عوام پر گزر رہا ہے کہ ایک ایم پی اے کا یہ حال ہے، اس کے ساتھ فیملی ہو، وہ سرکاری گاڑی میں ہو، وردی میں ملبوس پولیس ہو اور اس کے ساتھ یہ ہو رہا ہو، چادر اور چار دیواری کا تقدس بھی پامال ہو گیا، تو ایک عام پشاوری کا، ایک عام آدمی کا کیا حال ہو گا؟ (تالیاں) ایک ایم پی اے کی حفاظت پر مامور پولیس والے سے اگر دوسرا پولیس والا وردی اتارتا ہے، اس سے گن چھینتا ہے تو میں اس ایوان پر چھوڑتا ہوں کہ یہ کونسا واقعہ ہے، یہ کتنا بڑا جرم ہے؟ کل باجوڑ میں اور پورے قبائلی علاقے میں لوگوں نے پولیس کے بیجز اتار کر لیوی کے بیجز لگا لیے، یہ پوری قبائلی پولیس اور قبائل، میں کہتا ہوں کہ ہم تاریخی ممبران ہیں، قبائل سے جو آئے ہیں، آپ کے ساتھ اس ایوان میں بیٹھے ہیں، اگر ایک ممبر کے ساتھ ایسا ہوتا ہے، اگر ایک قبائلی کے ساتھ ایسا ہوتا ہے، میں ایوان کے سامنے رکھتا ہوں، یہ ایوان کا اختیار ہے کہ کیا ہونا چاہیئے؟ سر، فوراً میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان پولیس کو جو ایکس فاٹا کی پولیس ہے، Merged districts کی جو پولیس ہے، ان کو وہی اختیارات، وہی Ranks، وہی مراعات دے دیں، اس میں کیا حرج ہے، جو KP Police میں ہیں وہ ان

کو کیوں نہیں مل رہی ہیں؟ آج لوگ اس سے گن چھین لیتے ہیں، اس پر تشدد کرتے ہیں، میں پوری پولیس کی بات نہیں کر رہا ہوں کیونکہ میں منسٹر کامران صاحب کی گاڑی میں تھا، آئی جی صاحب کا فون آگیا، اس نے مجھے تسلی دی اور جو اس وقت کے مطابق کارروائی کی ضرورت تھی وہ بھی کی، پولیس میں اچھے افسران بھی ہیں لیکن ان کالی بھیڑوں کو عباد وزیر جیسی بھیڑوں کو اس سے باہر نکال کر اس کی وردی اتار کر اس کو Dismiss کر کے اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگا دو (تالیاں) ورنہ پھر ہمارا الیکشن لڑ کر اس ایوان میں بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے؟ جب ایم پی اے کی چادر اور چار دیواری اور وہ سرکاری گاڑی میں ہے، اس کا خیال نہ رکھا جائے تو پھر عام شہری جو خان صاحب کا Vision ہے، ہم سی ایم صاحب کی سربراہی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں، پھر عام آدمی کے لئے جو ہم کر رہے ہیں، اس کا کیا فائدہ ہے؟ اس کو لگام دو، وہ ایس ایچ او میرے گارڈز اور ڈرائیور لیکر گیا، ان پر تشدد کیا، ڈی ایس پی میرے پاس آیا، مجھے کہا کہ یہ تو اپنا بندہ ہے، یہ تو بہت اچھا بندہ ہے، میں آپ سے بات کراتا ہوں، میں نے کہا، ڈی ایس پی صاحب، میں اس معزز ایوان کا رکن ہوں اور آپ میرے ساتھ اس طرح بات کرتے ہیں، میرے جو گن مین ہیں، جو پولیس والے ہیں، ان سے گن لیکر وہ تھانے میں بیٹھے ہیں اور آپ مجھ سے بات کر رہے ہیں، میں تو ابھی آیا، دو گھنٹے ڈی ایس پی نے وہاں پر ان کو گرفتار رکھا، اس کا اکرام اللہ نام ہے، پھر سی سی پی او کامران بنگش صاحب کے گھر آ گئے لیکن نہ تو ڈی ایس پی نے میرے ساتھ کوئی بدتمیزی کی، نہ کسی اور نے، صرف عباد وزیر تھا، سی سی پی او کہہ رہے ہیں کہ عباد وزیر کے اچھے کام بھی ہیں، میں سی سی پی او صاحب کو کہتا ہوں کہ کونسے اچھے کام، وہ کام جو نشے کرتا ہے، وہ کام جو لوگوں سے پستول لیکر بازار میں سر عام بیچتا ہے، وہ جو Target killing کرتا ہے، اس کے اچھے کام کیا ہیں؟ معلوم کر لیں، آئی جی صاحب معلوم کر لیں لیکن پہلے اس کو Dismiss کریں ورنہ اگر یہ کل تک Dismiss نہیں ہوا تو کل میں بہت ساری باتیں اس مائیک سے، اس کرسی سے پھر کہوں گا، فوراً اس کے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈال لیں، یہ پورے ایوان کی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ذرا Windup کرنے کی کوشش کریں، اور بھی ممبر بات کرنا چاہتے ہیں، دونوں طرف سے، جس ممبر نے بات کرنی ہے مجھے چٹ بھیج دیں، میرے پاس چٹیں آ رہی ہیں تو پھر چٹ بھیج دیں۔ جی اجمل خان صاحب۔

<u>جناب اجمل خان</u>: ایک ٹی وی چینل پر ایکس فاٹا باجوڑ کی پولیس کی تصویر دکھا کر کہا کہ یہ دہشت گرد ہے تو شرم ہونا چاہیئے ایسے میڈیا پر، میں عام میڈیا کی بات نہیں کرتا، اسی کی بات کرتا ہوں جو "خیبر نیوز" پر

خبر چلی ہے، فوراً پھرا ایکشن لے اور ان کو جو بھی قانونی کارروائی ہے، شوکاز ہے یا جو بھی ہے، اس کو اس کیس پر دے دیں، اس کی Investigation بھی کرے۔ سر، مجھے تو یہ عام واقعہ نہیں لگ رہا ہے لیکن جو بھی ہے، مجھے پریویلج موشن لانے کی اجازت دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اور یہ دو چار ممبر اور بھی بات کرنا چاہتے ہیں، وہ کرلیں پھر آپ کو میں پریویلج موشن کے لئے دوبارہ مائیک دے دونگا۔

جناب اجمل خان: یہ پھر بعد میں کرلونگا۔

جناب سپیکر: یہ بعد میں کرلیں، آسیہ خٹک صاحبہ۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اگر ہسٹری کو دیکھا جائے تو ایک سال پہلے میری فیملی کے ساتھ پولیس کی طرف سے ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ اس وقت ہمارے ممبرز کی طرف سے بھی یہ بات آئی تھی کہ آپ تو اس گاڑی میں نہیں تھی، میں نے Facts and figures نہیں چھپائے تھے، میں نے یہ کہا تھا کہ واقعی میری ڈیڈ کی گاڑی تھی، ابھی کھل کر سب کے سامنے کہتی ہوں، میں نہیں چھپا رہی کہ اس میں میری بیمار والدہ، میرا بھائی، میں ڈرائیور نہیں رکھتی، میں اپنے بھائی سے ڈرائیو کرواتی ہوں کیونکہ میں As a female جو ڈی ایم ایس کر رک تھے، انہوں نے اپنے Facts سب دکھائے کہ میں ایک سرکاری افسر ہوں، اس کے باوجود بھی پولیس والوں نے ان پر کلاشنکوف تانا، جب میں نے یہاں پر رپورٹ کی، میں نے محمود جان صاحب کو بھی Onboard لیا تھا، میں نے کہا ایسا واقعہ ہوا، میں نے ڈی پی او کو Call کی، اس وقت وہاں پر عرفان اللہ شاہ تھے، ڈی پی او نے میری Call اٹھانے کی زحمت تک نہیں کی تھی، یہ ایک بار نہیں ہے، وہی عرفان اللہ شاہ جب ڈی پی او تھے تو ہمارے خاندان میں تین لاشیں پڑی ہوئی تھیں، میں نے اسے کہا کہ ایف آئی آر Launched کرلیں، اس نے کہا کہ بی بی آپ اپنا کام کریں، ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔ میرے بھائی کا جو واقعہ ہے، اس میں مجھے پولیس والوں نے کہا کہ آپ جو کر سکتے ہیں وہ کرلیں، یہ ایک روایت بن گئی ہے کہ ہم لوگ چاہتے کہ پولیس کو سیاستدانوں کی مداخلت سے پاک کیا جائے، ہم چاہتے تھے کہ ان کی کارکردگی اچھی ہو جائے، ان کی ٹرانسفر پوسٹنگ سیاسی بنیادوں پر نہ ہو لیکن وہی پولیس والے، کل میری فیملی تھی، آج ہمارے معزز ممبر کے ساتھ یہ ہوا، اس کا مطلب ہے کہ اس ایوان میں بیٹھا ہوا کوئی بھی ممبر پولیس کی دہشتگردی سے محفوظ نہیں ہے، میں اسے پولیس کی کارکردگی نہیں کہونگی، دہشتگردی کہونگی۔ چونکہ ایک عام معزز شہری پر اگر یہ کلاشنکوف تانتے

ہیں تو اس کو دہشت گرد کہا جائے گا، اس کو معزز آفیسر نہیں کہیں گے، اگر پولیس کا رویہ اسی طرح سے جاری رہا تو وہ ٹائم دور نہیں کہ آپ کے ساتھ بھی یہ واقعہ ہو سکتا ہے۔ ایسا ایک واقعہ ہمارے ڈپٹی سپیکر اور دیگر ممبران کے ساتھ بھی ہوا ہے، اگر پولیس نے اپنا رویہ نہیں بدلا تو میں کہتی ہوں کہ وہی پرانا ایکٹ ٹھیک تھا ان کے لئے، (تالیاں) جب پرانے ایکٹ کے زیر اثر تھے تب یہ صحیح کام کرتے تھے، میرے خیال میں ایسی کوئی حکومت نہیں گزری ہو گی جہاں پولیس کو سر کہہ کر پکارا گیا ہو، آج کل ہمارے سارے معزز ممبران ایس ایچ او کو سر جی کہہ کر پکارتے ہیں لیکن وہ اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہیں، ہمارے ممبرز کے ساتھ بدتمیزیاں کرتے ہیں، اس کی روک تھام ہونا ضروری ہے، پولیس ڈیپارٹمنٹ کو اس پہ سخت سے سخت ایکشن لینا چاہیئے۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: انور زیب خان، آنریبل منسٹر صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: میں یہ کہوں گا کہ معاملہ بہت اہم ہے، ہمارے ایک معزز ممبر صاحب نے جو واقعہ بیان کیا ہے، آپ رولنگ پاس کر لیں، آئی جی پی، سی سی پی او اور ہوم سیکرٹری کو بلا لیں کہ وہ یہاں بیٹھ کر ہماری باتیں سنیں اور حکم دے دیں۔ ابھی یہاں پر یہ دو آدمی بیٹھے ہوئے ہیں، آئی جی پی کو بلا لیں، سی سی پی او کو بلا لیں، ہوم سیکرٹری کو بلا لیں، ہنگامی بنیاد پر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب، آئی جی پی صاحب سے میری بات ہوئی ہے، He is in Karachi اس کے بھائی کی Death ہوئی ہے، فیملی کو بھی Covid ہو گیا ہے، کل یا شاید پرسوں آ جائیں، ابھی ایڈیشنل آئی جی پی صاحب یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، سی سی پی او بھی بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، دونوں بیٹھے ہوئے ہیں، دونوں Honourable officers are here، ہماری Call پہ وہ دونوں آئے ہوئے ہیں، So, they are listening, making their notes اور باقی کام تو ہم نے کرنا ہے، جو کرنا ہے وہ ہماری مرضی ہے۔ مسٹر انور زیب خان۔

<u>جناب انور زیب خان (وزیر برائے عشر و زکواۃ)</u>: جناب سپیکر صاحب، پرسوں ہمارے ایم پی اے کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے، انہوں نے تفصیل سے بات بتائی، عباد وزیر ایس ایچ او انہوں نے جو حرکت کی ہے، یہ

صرف قابل مذمت نہیں بلکہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اگر منتخب نمائندوں کے ساتھ پولیس کا یہ رویہ ہے تو عام آدمی کے ساتھ ان کا کیا برتاؤ ہوگا؟ میں سی ایم محمود خان کا اور کامران بنگش صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اسی ٹائم کارروائی کرتے ہوئے اس کالی بھیڑ کو معطل کیا لیکن صرف معطل ہونے سے بات نہیں بنتی، اس کو فوراً اس عہدے سے ہٹادیا جائے۔ باقی یہ پہلا واقعہ نہیں ہے، پہلے لیوی تھی، ابھی پولیس میں برائے نام Convert ہو چکی ہے، یہ تیسرا چوتھا واقعہ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، یہ اس وجہ سے ہو رہا ہے کہ "آدھا تیتر اور آدھا بٹیر" والا قصہ مزید آگے نہیں چل سکتا کیونکہ ہماری سابق لیوی فورس نے تو پولیس کے بیجز لگائے ہیں لیکن اگر کوئی اس سے سروس کارڈ مانگے کہ آپ سروس کارڈ دکھائیں، سروس کارڈ پہ وہی لیویز اہلکار لکھا ہوا ہے، یہ کس طرح یہ سسٹم چلے گا، یہ کونسا قانون ہے کہ بیجز پولیس کے اور سروس کارڈ لیوی کا؟ کل پورے باجوڑ میں بلکہ پورے Merged اضلاع میں ہمارے سابق لیوی اہلکاروں نے احتجاجاً اپنے بیجز اتروائے، انہوں نے پرانے لیوی کے بیجز لگوائے، ، ہمارے لوگ Merger اس لئے مانگ رہے تھے کہ ہمارے ساتھ اسی طرح کے واقعات ہوں گے، یہ صرف اجمل خان کے ساتھ نہیں ہوا، یہ پورے ایوان کے ساتھ ہوا ہے، خاص کر ہمارے قبائلی بھائی اس واقعہ پہ انتہائی شرمندہ ہیں، انتہائی پریشان ہیں، پورے باجوڑ کے لوگ غصے میں ہیں، پورے باجوڑ کے عوام اور ہمارے جو لیویز اہل کار ہیں وہ احتجاج پہ ہیں، برائے مہربانی اس کے لئے ایسی کمیٹی بنائی جائے تاکہ وہ صحیح کارروائی کرے اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ جس طرح منتخب ممبر صاحب نے بتایا کہ یہ ایک عام سا واقعہ نہیں تھا، یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ان کے ساتھ ہوا تھا، پورا ایوان اس کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: میر کلام صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: زہ بہ تر خو یم د ر پہ د ر عمر د ر ا ز مر و تہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میر کلام صاحب، ایک منٹ، میں ایک ریکویسٹ کروں گا کہ شارٹ شارٹ رکھیں، اتنی زیادہ چٹیں ہیں، یا تو آج کا ایجنڈا معطل کر کے تب بات ہو سکتی ہے ورنہ یہ سارا نہیں ہو سکتا، شارٹ شارٹ کر لیں۔ جی، میر کلام صاحب، بس پھر بولیں، ایک منٹ میر کلام صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت)</u>: اگر ایجنڈا معطل کر دیا جائے تو بہتر ہوگا کیونکہ اس پہ اگر کسی نے بات کرنی ہے، اہم ایشو ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں، بالکل اس پر بات کریں۔

ایجنڈا کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: صحیح ہے۔

Okay. Is it the desire of the House that the order of the agenda of today may be suspended? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The entire agenda is suspended for today and will be shifted to next day. Ji, MPA Sahib.

پولیس کا رکن اسمبلی، جناب اجمل خان کے ساتھ ہتک آمیز رویہ

جناب میر کلام خان: ۔ زہ بہ ترخو یم د رپہ د رعمر دراز مروتہ
زہ بہ ترخو دا خپل حقوق پہ دعا گانو غوارم

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں اپنی طرف سے اور Merged districts کے پورے ایم پی ایز کی طرف سے اور Merged districts کے پورے عوام کی طرف سے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج کا ایجنڈا Suspend کر کے اس پر تفصیلی بات کرنے کی اجازت دی۔ جناب سپیکر، یہ اجمل خان کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے، یہ ایک واقعہ نہیں ہے، میں آپ کو بتاتا چلوں کہ Merged districts کے لوگوں کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کب تک جاری رہے گا؟ یہاں پہ اس صوبے میں، اس پشاور میں ہمارے Merged districts کے ایم پی ایز کے ساتھ ایسا سلوک ہوتا ہے تو وہاں سے آئے ہوئے ایک عام شہری کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ تین مہینے ہوگئے، آپ کی توجہ چاہیئے، تین مہینے ہوگئے، ڈی پی او صاحب نے مجھ سے سیکورٹی لے لی ہے، مجھ پر حملے بھی ہوئے ہیں، میری زندگی خطرے میں ہے، میں نے اپنے پاس پستول رکھی ہے، اگر میرے سامنے ایسے بندے آگئے تو میں ان کو Shoot کر کے ماردوں گا، پھر لوگ کہیں گے کہ یہ ایم پی اے بدمعاشی کر رہا ہے، لوگوں کو مارتا ہے لیکن جناب سپیکر، نصیر خان کے ساتھ جو واقعہ ہوا تھا، اجمل خان کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے، ہمارے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے؟ پچھلے ہفتے شمالی وزیرستان میں پولیس کے ہاتھوں ایک نوجوان جس کا نام عزیز الرحمان تھا، محمد خیل پولیس نے قتل کیا، وزیرستان میں روزانہ کی بنیاد پر Target killing ہوتی ہے، اس کو نہیں روک سکتی، بدآمنی ہے، اس کو نہیں روک سکتی لیکن لوگوں پر گولیاں چلانا ان کے لئے آسان ہے، اس پولیس کو کون لگام دے گا؟ آپ سے ہماری توقع ہے کہ آپ نے آج ایسی رولنگ دینی ہوگی کہ یہ جو پولیس والے من مانی

کر رہے ہیں، یہ کیسا سسٹم چل رہا ہے، ہمزونی میں دھرنا ہوا، نارتھ وزیرستان میں، صرف اور صرف پولیس کا یہی کام ہے کہ وہ آکر اس پہ ایف آئی آر درج کرکے چلے گئی، ہمیں گلہ ہے آپ سے اور ہمیں گلہ ہے حکومت سے کہ Merged districts کی پولیس کو یا پولیس کرائیں یا اس کو ختم کردیں، اس کو خاصہ دار بنائیں، اس کو درمیان میں نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ کل جانی خیل میں ملک نصیب خان کی Target killing ہوئی ہے، پولیس کو کوئی پتہ نہیں لیکن اجمل خان کو وہ راستے میں روک سکتی ہے، میری ریکویسٹ ہوگی کہ فوراً ضم اضلاع کے جتنے بھی ڈی پی اوز ہیں، یہاں آئی جی کو بھی اس ایوان سے ایک ایسا میسج جانا چاہیئے کہ وہ یہ سمجھ جائیں کہ یہ لوگ بھی معزز ایوان کے ممبر ہیں، آخر میں ہم اس حوالے سے واک آؤٹ بھی کریں گے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں ایک اصولی بات کروں گا، اجمل خان صاحب کا جو مسئلہ ہے، ہمیں اجتماعی طور پر پولیس کو Reform کرنے اس کے رویئے کو ٹھیک کرنے، اس حوالے سے ایک نقطہ آغاز کے طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب کے علم میں ہے کہ میں جب کابینہ میں تھا تو اس Police Reform Process کا حصہ تھا جس کی وجہ سے Police Reform Act 2016-17 پاس ہوا جس میں پولیس کو Empower کیا گیا، جس میں آئی جی پی کو اتنا Empower کیا گیا کہ وہ وزیر اعلیٰ کی اجازت کے بغیر اپنی ٹیم مقرر کر سکتا ہے اور ٹرانسفر بھی کر سکتا ہے۔ اس وقت جو Picture پیش کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ پولیس Democratically accountable ہوگی اور Politically neutral ہوگی لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ جو اس کے بعد پولیس ایکٹ ہے اس پہ عمل نہیں کیا گیا اور پولیس ایکٹ کے وہ حصے Implement نہیں کئے گئے جو پولیس کے لئے ضروری تھے، سچی بات یہ ہے کہ Politically بھی Neutral نہیں ہے اور پولیس کا یہ جو کہا گیا تھا کہ Professionally competent ہونگے، مجھے اس وقت پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس کے ایک آفیسر نے کہا تھا، جب یہ ہم کر رہے تھے تو ان کے درمیان ایک Tussle چل رہی تھی، ظاہر ہے ہمیں دونوں طرف سے Approach کیا جا رہا تھا، ہمیں بتایا جا رہا تھا کہ یہ جو آپ کر رہے ہیں یہ غلط کر رہے ہیں، اس کا خمیازہ پولیٹیکل لوگوں کو بھگتنا پڑے گا، تو اس نے مجھے کہا تھا کہ آپ ایک اور فوج Create کر رہے ہیں، پولیس لوگوں کے لئے ہوتی ہے، لوگوں کے درمیان ہوتی ہے، People friendly ہوتی ہے لیکن جو ایکٹ آپ لا رہے ہیں

اس ایکٹ کے نتیجے میں یہ ایک نئی آرمی بنے گی، یہ آپ کے کنٹرول میں نہیں رہے گی اور حیران کن بات یہ ہے کہ یہ Law، یہ ایکٹ پنجاب میں نہیں ہے، سندھ میں نہیں ہے لیکن ہمارے ہاں موجود ہے، ہماری اس Good faith پہ اس کو Introduce کیا گیا تھا کہ اس سے صوبے میں بہتری آئے گی جو Police governance کا نظام ہے وہ بہتر ہوگا، امن وامان قائم ہوگا، پولیس People friendly بنے گی، Democratically accountable ہوگی لیکن بدقسمتی سے یہ جو صوبائی اسمبلی کے اندر جتنی پریولج موشنز آرہی ہیں، صوبائی اسمبلی کے اندر ٹریژری بنچز کی طرف سے، اپوزیشن کی طرف سے نہیں، ٹریژری بنچز کی طرف سے جو Complaints آرہی ہیں وہ اس بات کی طرف نشاندہی کررہی ہیں کہ یہ معاملہ کسی خاص بندے کا نہیں ہے، یہ اجتماعی روئیے Develop ہوتے جارہے ہیں۔ سچی بات یہ ہے پولیس کے اندر اچھے لوگ موجود ہیں، پروفیشنل لوگ موجود ہیں، Competent لوگ موجود ہیں، Honest لوگ موجود ہیں، Responsive ہیں، بات سنتے ہیں لیکن پولیس میں ان لوگوں کا بھی اضافہ ہوتا جارہا ہے جو منتخب لوگوں کو وقت نہیں دیتے، ان کو وہ Response نہیں دیتے۔ میرا جو چودہ پندرہ اور بیس سالہ کا Political career ہے اس کے دوران کسی پولیس آفیسر کو ٹرانسفر پوسٹنگ پہ مجبور نہیں کیا، میں صرف پولیس آفیسر سے یہ چاہتا ہوں کہ میرا اگر کوئی مسئلہ ہو تو آپ میرا فون اٹھائیں، اس کو Pick کریں، مجھے Respond کریں، Positively respond کریں، مناسب انداز میں Respond کریں، میرا کام نہ بھی ہوتا تو میرا کام ہوگیا لیکن جب پولیس آفیسر میرا فون Pick نہیں کرتا، میں کل رات کی بات کررہا ہوں، میں اس پولیس آفیسر کے حوالے سے کسی کارروائی کا مطالبہ نہیں کرتا، میں نے اس ہاؤس میں کہا ہے کہ یہ جو پریولج موشنز ہیں، میں نے زندگی میں نہ کبھی پریولج موشن پیش کی ہے، نہ پیش کرونگا لیکن Overall examples دینا پڑتی ہیں، روز ہمیں واسطہ پڑتا ہے کہ رات جماعت اسلامی القدس ملین مارچ میں جب ہم نکل رہے تھے تو جو Mobile snatchers تھے وہ آئے اور کوئی پندرہ بیس لوگوں سے Mobile snatch ہوگئے، لوگوں سے پیسے بھی لے گئے، میرے پاس بھی فون تھا، میرا فون بھی چوری ہوگیا، میں جماعت اسلامی کے ہیڈکوارٹر گیا، میں نے ایس ایس پی آپریشن کو Land line پہ بار بار Call کی، پھر میں نے اس کو میسج کیا کہ میرا کوئی ایمرجنسی پرابلم ہے، Please pick my call لیکن انہوں نے نہیں کیا، میں نے نتیجتاً بندے کو بھیج کر چمکنی تھانے میں رپورٹ کردی، کل رات نو ساڑھے نو بجے ایک دوسرے بندے کے فون سے ان سے بات ہوئی تو اس نے میرے بندے کو Snuff

کیا ہے کہ آپ اس کے پرائیویٹ سیکرٹری ہیں، آپ مجھے Call نہیں کر سکتے، ایس ایس پی آپریشن نے بتایا کہ آپ مجھے Call نہیں کر سکتے، پھر میں نے خود ان سے بات کی، پہلے مجھ سے انہوں نے بات نہیں کی کہ یہ تو آپ کا جلسہ تھا، آپ کے اپنے لوگوں نے یہ کام کیا ہوا ہے، یعنی یہ اس کی بات تھی، بات نامناسب تھی، میں بہت پریشان ہوا لیکن مجھے اندازہ تھا کہ اس سے کچھ نہیں ہوگا، میں آج اس کو اٹھانا بھی نہیں چاہ رہا تھا لیکن اب ماحول بنا ہے تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایک رویہ ہے، ایک Trend ہے، ایک Pattern ہے جو موجود ہے، میں نے آج صبح اس بات کا فیصلہ کیا کہ میں نہ آپ سے Complaint کرونگا، نہ اسمبلی میں بات کرونگا، میرا خیال تھا میں ایک Written letter آئی جی صاحب کو لکھوں گا کہ یہ جو آپ کے ایس ایس پی آپریشنز صاحب ہیں، اس نے یہ Behave کیا، پھر میں نے آج صبح کاشف عالم صاحب کو Contact کیا، میں وہاں سے گزرا، میں نے ان کے گیٹ پر پوچھا کہ آئی جی صاحب آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آئے ہیں، میں نے پوچھا، کاشف عالم صاحب آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آئے ہیں، میں کسی سیکرٹری صاحب کے دفتر میں بیٹھ کر میں نے سی سی پی پشاور کو ملا لیا، میں ان کا مشکور ہوں، انہوں نے Respond بھی کیا اور انہوں نے بات بھی سنی، میں نے ان سے کہا کہ یہ ان کا Attitude ہے، یہ مجھے اچھا نہیں لگا۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ روز کی ہماری یہاں تقریریں مناسب نہیں ہیں، یہ پولیس کے لئے بھی ٹھیک نہیں ہے اور ہمارے لئے بھی ٹھیک نہیں ہے، ہماری اس تقریر کا کوئی اثر نہیں ہوتا، اخبارات کے اندر یہ چیز رپورٹ ہوتی ہے، سوشل میڈیا میں رپورٹ ہوتی ہے، پولیس اور Elected لوگوں کے درمیان جو فاصلہ بڑھتا جا رہا ہے، یہ جو Communication gap create ہو رہا ہے، اس کا Ultimate اثر یہاں امن و امان پر ہوگا، اس کا Ultimate اثر یہ ہوگا کہ پولیس اور Elected لوگوں کے درمیان ایک دشمنی پیدا ہوگی اور یہ Across the benches ہوگی، یعنی ہمارے ہاں نہیں ہوگی، وہاں بھی ہوگی، میں سمجھتا ہوں کہ اس Gap کو Bridge کریں، اس کا حل یہ ہے کہ اس واقعے پر میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کو Exemplary punishment دی جائے لیکن میں آگے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ پولیس کی جو Leadership ہے، اس Leadership کو بلا کر میں سمجھتا ہوں کہ Committee of the whole House کے سامنے بٹھا کر ان کے ساتھ ڈسکشن کریں، فری ماحول میں ڈسکشن کریں، اس مسئلے کا حل نکالیں کہ ہمارے اور ان کے درمیان، دیکھیں ہم ایک دوسرے کے لئے لازمی ہیں، ہم ایک دوسرے کو Complement کرتے ہیں، ہمارے اپر دیر میں ایک

Murder ہوا،ان لوگوں نے وہ لاش لاکر دیر چوک میں رکھ دی،اس وقت کے ڈی پی او نے مجھے Call کی کہ آپ ہماری مدد کریں، میں نے وہاں کے ضلع ناظم کو Call کی، میں نے ڈپٹی کمشنر کو Call کی، انہوں نے جاکر اس Murder کو وہاں سے اٹھایا، وہ جو Murder ہوا تھا ان لوگوں کے ساتھ صلح کر دی، ظاہر ہے ہم ایک دوسرے کے ساتھ Interact کرتے ہیں، ہم جرگے کرتے ہیں، ہم ایک دوسرے کو اس میں Complement کرتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ مدد کرتے ہیں، اس سے یہ کام چلے گا، یہ اسمبلی Legitimately کہتی ہے، یہ جو پولیس ایکٹ ہے، یہ اس اسمبلی نے پاس کیا ہے، یہ اسمبلی Finances دیتی ہے، یہ آئین کے مطابق Provincial Consolidated Fund کا Custodian ہے، ایک ایک پیسہ اس ایوان سے نکلتا ہے جس سے پولیس کی تنخواہ نکلتی ہے، وہ اس ایوان سے نکلتی ہے، اگر آپ 30th June سے پہلے ان کی تنخواہوں کو، ان کی ذاتی رقم کو Justify feel نہ کریں گے، اس کو Legal sanction نہیں دیں گے، ان کی تنخواہیں بھی نہیں نکل سکتی، اس لئے ہمارے اور ان کے درمیان ایک تعلق ہے۔ (تالیاں) میں نے آج اصولی باتیں کی ہیں، ایک ذاتی مثال دی ہے، میں اس پر معذرت چاہتا ہوں، مجھے نہیں دینی چاہیئے تھی، میں نے بابک صاحب سے مشورہ کیا، میں نے کہا کہ میرا دل نہیں کرتا کہ میں ذاتی مثال دوں، اس نے کہا کہ نہیں اس میں کوئی برائی نہیں ہے، آپ ذاتی مثال دیں، میں اس پر کوئی مطالبہ نہیں کرنا چاہتا، میں نہیں چاہتا کہ کوئی ایس ایس پی صاحب میرے ساتھ رابطہ کرے، مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ جو Communication gap ہے، یہ جو ایک دوسرے کے ساتھ عدم رابطہ ہے، ایک دوسرے کے ساتھ جو Confidence ہے وہ Loose ہوتا جا رہا ہے، معاملات بگڑتے جا رہے ہیں، خدارا اس پر Working کریں، آپ ایکٹ کے اندر امنڈمنٹ چاہتے ہیں، مجھے پتہ ہے ایکٹ کے اندر امنڈمنٹ پہ Working ہو رہی ہے لیکن ظاہر ہے اس سے کام نہیں چلے گا، اس کے لئے آپ کوئی راستہ نکالیں، یہ جو پریولج موشن ہے، اس کو Powerful بنا دیں، اس کو Toothless مت بنائیں، اس کے اندر امنڈمنٹ کریں، آپ مجھے بتا دیں آپ کی پوری ہسٹری میں آپ نے کسی پریولج موشن پر کسی کو کوئی سزا دی ہے، اگر آپ نے کسی کو کوئی سزا دی ہوتی تو یہ کام نہ ہوتا، اس لئے اگر کوئی پریولج موشن آپ کی آتی ہے، اس میں کوئی Mater اور Substance ہوتی ہے، آپ پھر لوگوں کے ساتھ راضی نامے مت کریں، اس پر آگے بڑھیں، اس لئے کچھ اصولی فیصلے کریں، ان کے ساتھ Interact کریں، اس پر ڈیبیٹ ہمارے درمیان ہونی چاہیئے تاکہ کوئی راستہ نکلے، پولیس

والے ہمارے بھائی ہیں، اکٹھے ہم اس ملک میں بہتری لا سکتے ہیں، امن و امان قائم کر سکتے ہیں، اس لئے ہمیں اکٹھے مل کر آگے بڑھنا چاہیئے۔ جزاکم اللہ۔ نہیں

جناب سپیکر: تھینک یو۔ آپ کی بات صحیح ہے، پریولج کمیٹی اس کے اوپر جو ہماری جوڈیشل کمیٹی ہے وہ Strong نہیں ہے اس کے لئے ہم فی الفور بیٹھتے ہیں تا کہ پریولج کی سزا جس کی Recommendations ہوتی ہیں، اگلا کام جوڈیشل کمیٹی نے ہی کرنا ہوتا ہے،اس پہ Immediately ہم ایک کمیٹی Form کرتے ہیں اس کے رولز لیکر آتے ہیں تا کہ کچھ لوگوں کو Punishment مل سکے اور یہ کر سکیں۔ بابر سلیم سواتی صاحب، میں باری باری بلا رہا ہوں، میرے پاس چٹیں ہیں، میں باری باری سب کو بلا رہا ہوں۔

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ آج ایوان میں میرے بھائی کا جو واقعہ پیش ہوا، تواتر سے ہم دیکھتے ہیں، کے پی کے میں پچھلے ایک سال، ڈیڑھ سال کے دوران بہت سارے واقعات پیش آچکے ہیں، چوکیدار پولیس چوکیداری کا کام کرتے تھے، وقت کے ساتھ ساتھ ان کو Upgrade کیا گیا، تحریک انصاف کی حکومت جب آئی تو اس وقت دہشت گردی کی لہر بہت آچکی تھی، ہم نے ان کو Highly trained کیا،ان کو فوج کے ذریعے ہم نے Trained کیا،ان کو ایک Independent ادارہ بنانے کے لئے ہم نے ایکٹ میں ترامیم کر کے بہت سارے اختیارات دیئے، وہ اختیارات قطعاً اس لئے نہیں دیئے گئے تھے کہ آپ ان اختیارات کے ذریعے انہی لوگوں کو ٹارگٹ کرنا شروع کر دیں جنہوں نے آپ کو یہ اختیار فراہم کیا، یہ کے پی کے میں ایک عجیب و غریب مثال بنتی جا رہی ہے،اس Legislator جن کو Public elect کرتی ہے، اس ایوان میں بٹھاتی ہے، ڈیپارٹمنٹس ان کے ساتھ Coordination کرتے ہیں، وہ بہت سارے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر ان ڈیپارٹمنٹس کی بہتری کے لئے ان کی Up gradation کے لئے ان کی سہولتوں کے لئے قانون سازی کرتی ہے، جب وہ قانون سازی کر کے ان کو اختیارات منتقل کرتی ہے تو پھر وہی اختیارات وہ Legislators کو بے عزت کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ہم 2017ء کے ایکٹ کو دیکھتے ہیں، ایکٹ اس لئے لائے جاتے ہیں کہ بہتری آئے،اس کے وہ حصے خاموش ہیں جہاں Public check ہے، میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات کہونگا کہ یہ بات مجھے ہر میٹنگ میں سننے کو ملتی ہے کہ جی سیاستدانوں کو اس سے باہر نکالیں، بھائی سیاستدانوں کو باہر نکال دو گے تو یہاں کون بیٹھے گا جو تمہارے لئے Legislation کرے گا؟ (تالیاں) سیاستدان وہ

جز ہے جو کسی بھی معاشرے کے لئے ہوتا ہے۔آج اس پولیس سے ہم نے چیک ہٹایا، پورے Essential صوبے میں آپ اس کے نتائج بھگت رہے ہیں، یہ آپ کی Political supremacy کے نیچے ہونی چاہیئے، ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جو قوانین ہم نے ان کو دیئے، ان میں وہ قوانین جو ان کے مطلب کے تھے وہ تو Implement ہو رہے ہیں، وہ قوانین جن سے پبلک کو Benefit ہونا تھا، آج آپ کا Public Safety Commission آٹھ ضلعوں میں بھی Complete نہیں ہے، آپ کا Police Complaint Cell پورے صوبے میں کہیں نہیں ہے، یہ وہ چیزیں ہیں، یہ وہ Addresses تھیں کہ جن کے ذریعے عام پبلک کے Grievances کو آپ نے Address کرنا تھا، اس کو دیکھنا تھا، بورڈ کے اندر انہوں نے کوئی آپ کا منتخب نمائندہ نہیں رکھا ہوا، قانون ہم نے بنایا، بہت اچھا بنایا مگر وقت کے ساتھ ساتھ جب قانون کے اندر Flaws آپ کو نظر آتے ہیں تو وہ اس لئے ہوتے ہیں کہ وہ Change کئے جائیں، میں بالکل اپنے بھائیوں کی اس بات سے متفق ہوں کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم 2017ء کے ایکٹ کو Review کریں، اس پر میں نے بھی آپ کو Private Members` Day کے لئے امنڈمنٹ Move کی ہوئی ہے، میرے بھائیوں نے بھی Move کی ہوئی ہے، پھر اس Particular معاملے کو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ وہ ان کے ایکٹ کو بھی Review کریں، وہی سارے منسٹر انچارج کی موجودگی میں ہم اس کو دیکھ لیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ پولیس کی جو Senior hierarchy ہے، اس کے اندر بہت ساری نااہلیت ہے، جب ایسے واقعات ہوتے ہیں، ان پہ ان لوگوں کو اگر سزا دی جائے، سزا اور جزا کا تصور قائم ہو تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ دوبارہ یہ واقعات ہوں، یہ اس کان سے سنتے ہیں، اس کان سے نکال دیتے ہیں، یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ Legislator جنہوں نے کل ہمیں 2017ء کا ایکٹ دیا، جب یہ دیکھیں گے کہ ہم پریشان ہو رہے ہیں، یہ پبلک پریشان ہو رہی ہے، اگر آج آنریبل ممبرز کے ساتھ یہ رویہ اور Across the board میری بہن نے ابھی بات کی، میرے بھائی نے بات کی، اس کے علاوہ بھی ڈپٹی سپیکر صاحب کا معاملہ ہوا، بہت سارے معاملات ہوئے، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ ایک Turning point ہے، پولیس کا رویہ درست کرنے کے لئے ہم نے اس پولیس کی بڑی تعریفیں کی ہیں، میرا قائد جناب عمران خان ان کی تعریفیں کرتے ہوئے تھکتا نہیں ہے کہ ہم نے ان کو وہ اختیارات دیئے، اتنے اختیارات تو پاکستان آرمی کے پاس بھی نہیں ہیں جتنے ہم نے KP Police کو دیئے، اس لئے نہیں دیئے کہ قطعاً یہ Legislators اور شرفاء کے کپڑے اتارنا شروع کر دیں، یہ کہیں کہ ہم کسی کو

جوابدہ نہیں ہیں، نہیں آپ جوابدہ ہیں، اگر ہم ان پر صرف نظر کرتے رہے ہیں تو شاید اب وہ ٹائم آ گیا ہے کہ ہم صرف نظر نہ کریں، اس پہ دوبارہ ہم Legislation کی طرف جائیں۔ Thank you very much.

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> حاجی شفیق شیر آفریدی صاحب، شارٹ کریں، بہت سے لوگ ہیں تاکہ سارے بات کر سکیں۔

<u>میاں نثار گل:</u> پانچ پانچ منٹ تو دیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، پھر بھی یہ چھ سات بجے تک ختم نہیں ہو سکے گا، اگر پانچ پانچ منٹ بھی لیں تو اتنے میرے پاس کیسز پڑے ہیں۔ جی آفریدی صاحب، آفریدی صاحب کا مائیک کھولیں، حاجی صاحب، آپ یا وہ۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> تھینک یو۔ میں شفیق شیر، وہ صرف شفیق ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے پاس تو حاجی شفیق شیر آفریدی لکھا ہوا ہے۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> الحاج ہوں نا، اس وجہ سے الحمد للہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا اچھا۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> الحمد اللہ، (قہقہہ) تھینک یو جناب سپیکر صاحب، پہلے تو معذرت کے ساتھ آپ سے وہ تحریک استحقاق کے بارے میں پوچھنا تھا کہ وہ بھی اسی ٹائم میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ بعد میں، پہلے اس کو ختم کریں، پھر جو تحریک استحقاق اجمل خان صاحب لائیں گے، آپ بھی لے آنا۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> سر، یہ تقریباً ایک جیسی ہے، وہ بھی اور یہ بھی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو وہ اس وقت لے آئیں، یہ ڈیبیٹ ختم ہو جائے۔۔۔۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> نہیں کر سکتے۔ Okay, thank you. جناب سپیکر صاحب، میں بحیثیت بلوچستان عوامی پارٹی کے جتنے بھی آنریبل ممبرز ہیں، انجینئر اجمل خان کے ساتھ جو واقعہ رونما ہوا ہے، اس کی ہم پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں، ہماری رائے بھی یہی ہے کہ جو ایس ایچ او صاحب اس واقعے میں ملوث ہے، اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے، میں نے آپ کے ساتھ پرسوں ایک بات ڈسکس کی تھی، آپ نے ان باتوں کی وجہ سے وہ الفاظ Expunge کئے تھے، وہ ڈاکٹروں کے خلاف جو میں نے غنڈہ گردی کا لفظ کہا تھا، اگر آپ دیکھیں تو ان کی ایک ویڈیو Viral ہو چکی ہے، اس میں انہوں نے ہمارے جتنے

بھی ایوان کے ممبرز ہیں، ان کو ایک نام سے پکارا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ یہ سب سیاسی غنڈہ گرد ہیں اور اسی بناء پہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کس نے کہا ہے؟

<u>جناب شفیق آفریدی</u>: یہ ڈائریکٹر حیات آباد میڈیکل کمپلیکس نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کونسا؟

<u>جناب شفیق آفریدی</u>: یہ ڈائریکٹر حیات آباد میڈیکل کمپلیکس ہے، میں نے اس کے خلاف۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: حیات آباد میڈیکل کمپلیکس، .Okay

<u>جناب شفیق آفریدی</u>: ڈاکٹر فیصل شہزاد نے، ان کی ویڈیو ہمارے منسٹر صاحبان کے پاس موجود ہے، جب ہمیں اس طرح کے الفاظ سے پکارا جائے گا تو ہم مجبور ہوں گے کہ ان کو بھی اسی پلیٹ فارم سے ہم ان کو اس طرح پکاریں۔ جس طرح ہمارا واقعہ ہوا تھا، اسی واقعے کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس وجہ سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ یہ وہی پولیس ہے کہ 30 اپریل کو جب لواحقین کی طرف سے ہم نے روزنامچہ درج کیا تھا، ان ڈاکٹروں کے خلاف ہم نے ایف آئی آر کا کہا تھا لیکن بدقسمتی اس ایوان کی ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ ایف آئی آر ڈاکٹروں کے خلاف کرتے، وہ میرے خلاف اور میری جو آنریبل ممبر نگہت اورکزئی صاحبہ ہیں، ان کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ سب پولیس والے اس طرح ہیں، کچھ اس میں مافیا ضرور ہیں، جس طرح آج اجمل بھائی نے کہا کہ پیسوں کی خاطر لوگوں کو Blackmail کیا جا رہا ہے، میں اتنی Examples آپ کو بتا دونگا کہ آپ حیران ہو جائیں گے، اس چیز میں ان کی Involvement seventy to eighty percent ہے۔ جناب سپیکر، چونکہ آپ کے ہم بہت شکر گزار ہیں کیونکہ اس چیز پہ آپ نے آج جو رولنگ دی ہے، ہم اس کی تائید کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اور بھی عزت دے، ہمارے NMDs میں اسی طرح کے مسئلے مسائل ابھی بھی جاری ہیں، مختلف ایشوز ہماری پولیس کے، اگر آپ خاصہ دار فورس کو دیکھیں، ہم نے ان کو پولیس میں Convert کیا ہے، اسی طرح لیوی کو دیکھیں، ہم نے پولیس میں Convert کیا ہے لیکن اتنی زیادہ Complications ہمیں آ رہی ہیں، بالخصوص ہمارے ایم پی ایز صاحبان کو، بعض ہمیں فون کرتے ہیں کہ ہماری ٹریننگ کے بارے میں یہ لوگ بولتے ہیں، بعض ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ آپ لوگوں کا حوالدار اور صوبیدار یہ چیزیں ابھی نہیں چلتیں، ان کا Experience زیادہ ہے، یہ سب چیزیں ہمیں چاہیئے کہ ہم ان میں امنڈمنٹ لائیں

تاکہ ہمیں مختلف جو مشکلات پیش آ رہیں ہیں، اس سے ہمیں چھٹکارا مل سکے۔ آ خر میں سب NMDs کے جتنے بھی ایریاز ہیں، ان کی طرف سے اور ہمارے جتنے بھی عوام ہیں، میرے بلوچستان عوامی پارٹی کے جتنے بھی ممبرز ہیں، ان سب کی طرف سے میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں، اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: مهربانی جناب سپیکر صاحب، اجمل خان صاحب چې کومه نکته راپورته کړه، حقیقت دا دے چې دا زمونږ د ټول هاؤس د پاره ډیره افسوسناکه خبره ده او زما دا خیال دے چې د یو فرد نامناسبه رویه چې ده، هغه مونږ پوره پولیس فورس سره نه شو تړلے، دا یو حقیقت دے خو د دې سره تړلې دا هم یو حقیقت دے چې په آئین کښې، په قانون کښې کوم اختیار چیف ایګزیکټیو سره دے یا وو، هغه اختیار مونږ Surrender کړو۔ جناب سپیکر، کله چې دا پولیس ایکټ راتلو نو مونږه دلته ډیر زیات Resistance کړے وو او د هغې په شا مونږه هم دا حالات لیدل ځکه مونږ Resistance اوکړو، کله چې دا اختیار چیف ایګزیکټیو Surrender کړو نو زما دا خیال دے چې دا بذات خود په ځان باندې عدم اعتماد وو، نن د هغې نتائج زمونږه او ستاسو د ټولو په وړاندې دی، مونږه او تاسو ئے وینو، دا هم یوه ډیره لویه المیه ده چې نن د پولیس ایکټ د راتلو نه پس په دې هاؤس کښې چیف ایګزیکټیو سره اختیارنشته نو دا فریاد مونږه دلته چاته کوؤ؟ دا اختیار خو مونږه د خپله لاسه ورکړے دے، مونږ په هغه وخت کښې هم خبره کړې وه، که په رولز کښې په تیر ایکټ کښې کمی بیشی وی، پکار دا ده چې دا هاؤس په Collective wisdom سره د هغې ازاله اوکړی او هغه کمے برابر کړو۔ جناب سپیکر، هم هغه څه اوشو څنګه چې ټول Legislation کیږی، هغه ایکټ بلډوز شو او دلته د حکومت د طرف نه ډیر ډیر ډیسکونه بجاؤ شو، مونږ وئیلی وو چې دا نه ده پکار، عنایت الله خان ماته دا خبره اوکړه چې زه دا خبره نه کوم، ظاهره خبره ده، ما ورته وئیل چې دا خبره ته اوکړه ځکه چې که نن یو Public representative سره که هغه اجمل خان دے، که هغه عنایت الله خان دے، که هغه بل ملګرے دے، دا عمل کیږی نو عام اولس سره به کوم عمل کیږی؟ څنګه چې عنایت الله خان دا خبره اوکړه، دا خبره

زه هم داسې کوم، زه دا ګڼړم چې دا بالکل اجمل خان صاحب چې کومه خبره اوکړه، دا خبره صحیح ده خو دا هم ډیره د افسوس خبره ده چې که مونږه او تاسو د محرکاتو خبره نه کوؤ، چې دا هر څه ولې کیږی؟ نو دا به څوک کوی؟ جناب سپیکر، د یو ډیر لوئے منظم سازش د لاندې، زه نن د دې حکومت نه دا تپوس کوم چې د دې صوبې دا IG چا راوستے دے؟ دا دې وزیر اعلیٰ راوستے دے؟ ماله دې حکومت جواب راکړی۔ نن ستا د صوبې IG یو ممبر سره خو ملاقات ډیره لویه خبره ده، زما عادت نه دے، څنګه چې عنایت الله خان خبره اوکړه، زما دا دریم ځل دے خو په دې هاؤس کښې ما چرته پریویلج موشن نه دے راوړے او نه دا خبره زه په دې غرض کوم چې زما Privilege breach شوے دے، زه دا خبره په دې غرض نه کوم، په دې روډ کښې، په دې پیښور کښې مفتی ندیم نوم ئے دے، مفتی ندیم سره شپږ اته ټوپک مار ګرځی، کهلاؤ ګرځی، کهلاؤ Public gathering کښې د خلقو تذلیل کوی، تضحیک ئے کوی، دهمکیانې ورکوی، دلته د افغان په ایشو باندې ما او ایمل خان تقریر کړے وو، هغه ویډیو ما آئی جی ته هم Send کړه او ما سی سی پی او ته هم Send کړه نو ما ورته وئیل چې مونږ پښتانه یو، دا خبره زه تاته په دې غرض نه کوم چې ته زما تپوس اوکړه، مونږ پښتانه یو مونږ خپل تپوس پخپله کولے شو خو سوال دا دے چې د حکومت څه ذمه داری ده؟ سوال دا دے چې د پولیس څه ذمه داری ده؟ هغه ویډیو به زه تاسو ته هم راولیږم چې کومه دهکمی Publically په سوشل میډیا ماته او ایمل خان ته هغه رالیږلې ده، مونږ په خپله طریقه پوهیږو خو ماله نه آئی جی جواب راکړو او نه ما له سی سی پی او جواب راکړو، ماته جواب دا ملاویږی چې مونږ ئے Trace کوؤ چې دا د کوم ځائے دے، ما ورته وئیل دا د پیښور دے، دې کهلاؤ ګرځی، کهلاؤ غنډه ګردی ئے جوړه کړې ده، بد معاشی ئے جوړه کړې ده۔ جناب سپیکر، دا کار د حکومت ممبران په دې شکل نه اخلی چې ګنی مونږ په دې خبره باندې Scoring کوؤ، دا خبره روانه ده او زمونږ د دې صوبې تضحیک روان دے، دا عمل چې کوم شوے دے، دا Merged areas ته یو پیغام دے، چې اول دا ګوره طالبانو چې په دې وطن کښې کله خپله کارروائی شروع کوله د هغې طریقه کار به دا وو چې په علاقه به

ئے ډیر با رعبه مشر، سپین ږیرے ، صاحب استطاعت سړے به ټارګټ کولو چې لاندې خلق خاموشه وی، دا هغه عمل دے ، دا په وردۍ کښې دا عمل کیږی، زه په افسوس سره دا خبره کوم چې تاسو نن په جنګی بنیادونو، په هنګامی بنیادونو هوم سیکرټری ته هم وئیلی وو چې دلته راغلی وو، دا څه معنیٰ لری، نن حکومت ژاړی، اپوزیشن چاته اوژاړی، حکومت که ژاړی نو هم بے ځایه ژاړی، اپوزیشن که ژاړی نو هم بے ځایه ژاړی، زما چیف ایګزیکټیو خپل اختیار په خپلو خلقو او په تاسو، زه بیا دا خبره کوم چې دا خبره د Privilege د پاره نه کوم خو تاسو د دې افسرانو دې بعضو بعضو رویو ته اوګورئ، څنګه عنایت الله خان خبره اوکړه چې ته ورته ټیکسټ اوکړې، ته ورته ټیلیفون اوکړې، په داسې Tone به درسره دوئ خبره کوی چې زمونږ پشان مهذبه خلق پرې پوهیږی، د خپل شرم د پټولو د پاره بیا مونږ په هغه خبره باندې ځان خاموشه کړو، دا عمل چې دے دا ډیر خطرناک عمل دے ، زه دې ټول هاؤس ته دا خبره ایږدم، پکار ده چې مونږ ټول هاؤس په دې پولیس ایکټ کښې امنډمنټ راولو، امنډمنټ مونږه رااوړو او دا اختیار مونږه د هغوی نه واخلو۔ (تالیاں) زه دا هم یو خبره کوم چې د Eighteenth amendment نه پس دا د صوبې اختیار دے ، زما صوبه دا آئین ولې نه Exercise کوی، زما صوبه چې صوبې ته آئین خپل اختیار ورکړے دے هغه که چیف ایګزیکټیو ته دے او که د نورې صوبې نور ډیپارټمنټس ته دے ، دا اختیار مونږ ولې نه Exercise کوؤ؟ جناب سپیکر، د ټولو نه لویه کمزوری زمونږه دا ده، مونږ دا وینو چې په دې هال کښې او دا خو سوال راپورته شو، دا خو ډیر لوئې سوال راپورته شو او پکار دا ده چې اجمل خان پښتون دے چې پخپله ئے دا خبره کړې وے خو هغه اونه کړه نو زه ئے کوم، په ډاګه ئے کوم، چې نن دا کم از کم د پولیس مداخلت خو نه دے ، د حکومت مداخلت خو نه دے ، د دې خو پخپله مونږه اعتراف کوؤ چې کم از کم دا کار حکومت نه دے کړے ، زه دا هم وئیل غواړم چې دا کار بیا پولیس فورس هم نه دے کړے خو د یو فرد په شا کوم داسې قوت ولاړ دے چې دا قسم کار کوی، (تالیاں) دا قوت دلته مداخلت کوی، دا قوت دلته پارلیمان کښې هم مداخلت کوی، دا قوت دلته په ډیویلپمنټ کښې هم مداخلت کوی، دا قوت دلته ایډمنسټریشن کښې هم

مداخلت کوی او دا قوت خپل کسان ئے ساتلی دی، په جار ورته دا خبره وایو چې مونږ به تاله Lease درکړو، هغه د پولیس فورس افراد چې دی دا د هغه قوت د پاره کار کوی، (تالیاں) مونږ دومره بے حسه شو، مونږ دومره کمزوری شو چې مونږ کمزوری یو نو مونږ کور ولې نه کښینو؟ مونږ خبره خو د قوم او د اولس د وکالت کوؤ، مونږ خبره خو د قوم او د اولس د نمائندګئ کوؤ، مونږ سره پخپله عمل روان دے او مونږ خبره نه کوؤ، تاسو د هغه واقعې نه پس اوګورئ چې هغې ته جوازونه په سرکاری توګه باندې څومره ملاویږی، پکار دا وه چې هغه پولیس ډیپارټمنټ په هغې معذرت کړے وے، څنګه چې دلته د یرې خبره نه شی کیدے، داسې هغه پولیس فورس د یرې هغه جواز ورله پیدا کوی او د هغه واقعې مخالفت او مزاحمت نه شی کولے، نن زما یو منسټر، نن زما یو ایم پی اے او بیا دا حکومت، دا وطن نور داسې نه چلیږی، دا څنګه وطن دے، دا څنګه ریاست دے، دا څنګه حکومت دے؟ د دې خلقونه نور څه غواړئ، لوږه باندی ئے دا خلق اووژل، Target killing باندې او بد امنئ باندې دا خلق وژنی، ژوند ته مو نه پریږدی، دا د بے عزتئ دا د تضحیک کوم مهم چې روان دے، زه کم ازکم د عوامی نیشنل پارټئ د طرف نه په ډاګه دا خبره کوم، د پښتو متل دے، وائی "ویر چې په سر شی په سر توره خوند کوی"، مونږ نه د یو بد معاش نه یریږو او نه د بل بد معاش نه یریږو، په جار به د قوم خبره کوؤ، په جار به د دې وطن خبره کوؤ، په جار به د دې خاورې خبره کوؤ، زه به اخر کښې ټول هاؤس ته دا خواست اوکړم چې دا زمونږ وطن دے، دا زمونږ صوبه ده، زه به حکومت ته دا خواست کوم چې په داسې قسم Legislation باندې وخت اخلئ، ډیبیټ پکار دے، ډسکشن پکار دے، اجتماعی دانش پکار دے، Collective wisdom پکار دے، دا Collective responsibility ده، دا اجتماعی ذمه داری ده، بیا په دیکښې Collective wisdom ولې نه وی، بیا په دیکښې اجتماعی دانش ولې نه وی؟ بیا دا ځکه نه وی چې په دیکښې Vested interest وی او چې په کوم ریاست کښې Vested interest بالا وی، د هغه ریاست حال دا وی، په کوم ریاست کښې چې مونږ پاتې کیږو، لهذا زه ټول هاؤس ته دا خواست کوم چې په دې اجلاس کښې به زه اوګورم، که په دې څیز کښې Vested interest نه وو خو

بیا دا هاؤس زمونږ دے، په دې هاؤس کښې خود مختاری پکار ده، په دې هاؤس کښې ډیبیټ پکار دے، په دې هاؤس کښې Argument پکار دے، په دې هاؤس کښې Counter arguments پکار دی، داسې په Bulldozing باندې مونږ قوانین جوړوؤ، بیا ظاهره خبره ده دا به مونږ د چا د پاره جوړوؤ؟ هغه بیا نه د ملک په ګټه وی نه د اولس په ګټه وی او نه به د دې صوبې په ګټه وی، لهذا زه حکومت ته دا خواست کوم چې دا ایکټ زر تر زره راؤړی چې په دې باندې ډیبیټ اوکړو، کوم اختیار هغوی سره نه دے پکار، تاسو نن اوګورئ، عجیبه رویه هغوی خپله کړې ده، داسې رویه هغوی خپله کړې ده، که سیاسی سړے ورته ټیلفون اوکړی نو ډائریکټ پرې الزام لګوی چې تاسو سیاسی مخالفت هم کوئ او ډائریکټ پرې الزام لګوی چې تاسو په دې واقعه کښې ملوث هم یئ۔ د نن نه لس ورځې مخکښې په دې پیښور کښې د شریفانانو په کور زه ئے نامه نه اخلم، شریفانان خلق دی، د هغوی په کور د شپې Raid اوشو، درې ګهنټې Raid دے، هلته زنانه دی، هلته بچیان دی، بیا کورته لاړل، په کومه طریقه ئے چې د هغوی تذلیل اوکړو، په کومه طریقه ئے چې د هغوی نه سامانونه راوړل، په کومه طریقه ئے چې د هغوی بے عزتی اوکړه، کله چې مونږ به رابطه کوله، بیا ماته د هغوی Tone نه دا پته لګیده، ما ورته وئیل چې د خدائے تعالیٰ بندیګانو چې که تاته یو انسان مطلوب دے، سوال جواب ورته اوکړه چې تهانړې ته راشه، اووایه ورته چې په دې کار کښې تا باندې شکایت دے، که هغه رانغلو بیا ئے بے عزتی اوکړه، بیا ئے تضحیک اوکړه۔ جناب سپیکر، دا د پولیس د بعضې افرادو په ذریعه چې په دې صوبه کښې کومه پولیس ګردی روانه ده، نن اوګورئ، زما د اسمبلئ نه بهر پروفیسران ولاړ دی، پروفیسران ایمپلائز دی، زه به دا اوګنړم چې د هغوی مطالبات نا جائزه دی، دا طریقه ده، تاسو تصویرونه اوګورئ، د پروفیسرانو نه ئے قمیصونه اوشلول، لاټهی چارج ئے پرې اوکړو، ماله دې حکومت د دې خبرې هم جواب راکړی چې دې پولیسو په دې پروفیسرانو، په دې ایمپلائز باندې چې کوم لاټهی چارج اوکړو، کومه بے عزتی ئے اوکړه، آیا دا د حکومت په حکم شوې ده او که نه؟ مه پټوئ دا خبره، مونږ تاسو سره ولاړ یو، د حکومتونو مجبورئ مونږ ته معلومه دی، مونږ په

حکومتونو کښې پاتې شوی یو جناب سپیکر، اوس به ټول قوم د دې مجبورو نه رااوځو هله به د عزت او د سکون ژوند چې دے دا به دلته تیروؤ۔ مونږ مذمت هم کوؤ، که دلته چا مطالبه رااوړې وی، احتجاج کوی، پکار دا ده چې حکومت لاړ شی د هغوی واؤری، که جائز وی هغه ورله اومنی، که د منلو وی ورله اومنی، که د نه منلو وی ورته اووایئ چې دا خبرې د منلو نه دی، پرامن احتجاج به وی دلته، لهذا ستاسو نه هم دا توقع ده چې تاسو به برابر رولنګ په دې ورکړئ، دا زمونږ وطن دے، د دې وطن د آزادئ د پاره زمونږ پلار په نیکونو قربانئ ورکړې دی، شهادتونه ئے ورکړی دی، د دې وطن اختیار مونږ هیچاله په دې شکل نه ورکوؤ چې تنخواه به هم اخلی او دا ملک به هم لوټ کوی، تنخواه به هم اخلی او دلته به د خلقو بے عزتئ هم کوی، دا د بائیس کروړو عوامو ملک دے، دلته به د اظهار رائے آزادی وی، دلته به د آئین بالادستی وی، دلته به انسانی حقوق وی، دلته به د هر چا سرته او مال ته تحفظ وی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Windup please, Babar Sahib. Jib, Sadder Aurangzeb Aloha Sahib.

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، معزز رکن اسمبلی اجمل صاحب کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا، میں پاکستان مسلم لیگ نون کی طرف سے اس واقعے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور اجمل خان صاحب، آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک اجمل خان صاحب کو انصاف نہ ملا، اس ایوان کے تمام معزز ممبران اسمبلی آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہونگے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، اجمل خان وزیر صاحب کی بات آج اسمبلی میں پہنچ گئی، کسی اور ایم پی اے کے ساتھ بھی جب زیادتی ہوگی تو وہ اسمبلی میں آئے گی لیکن جن غریب عوام کے ساتھ درجنوں واقعات روزانہ اس ایس ایچ او کی طرح اور بھی بہت سارے پولیس اہلکاروں کی طرف سے ہوتے ہیں، ان بیچاروں کی آواز اسمبلی تک نہیں پہنچتی۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ مطالبہ کرتا ہوں، لمبی تقریر نہیں کروں گا کہ اجمل خان صاحب کو جس طرح ایس ایچ او کی طرف سے تذلیل کی گئی، ہمارے معزز رکن اسمبلی کی اور ان کے ساتھ جو لیویز کے محافظ تھے، ان سے اسلحہ چھیننے کی کوشش کی گئی، میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایس ایچ او اجمل خان کو جانی نقصان پہنچانا چاہتا تھا، اس لئے میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ آئی جی صاحب کی طرف سے اجمل خان کو جو فون کیا گیا، میں اس مثالی پولیس جو خیبر پختونخوا کی مثالی پولیس ہے، اس کے سربراہ سے یہ توقع رکھتا تھا کہ جب یہ واقعہ ان کے

نوٹس میں آیا تو فی الفور اس شخص کے خلاف اقدام قتل کی ایف آئی آر درج کرنی چاہیئے تھی، اس کو سلاخوں کے پیچھے بھیجا جاتا، (تالیاں) تب اجمل خان کو آئی جی صاحب فون کرتے کہ آپ کے ساتھ جو زیادتی ہوئی اس کا یہ فیصلہ ہے، کیا اب اس کے بعد انکوائری ہوگی؟ جناب سپیکر صاحب، Suspend کرنا ایک رواج ہے، کمیٹی بنانا ایک رواج ہے، چودھری شجاعت صاحب کہتے تھے، "کمیٹی بناؤتے مٹی پاؤ"، خدا کے لئے یہ مٹی پانے والا رواج ختم کریں، ہم اگر اپنی عزتوں کو نہیں بچا سکتے، ہم تیس چالیس، پچاس ہزار ووٹ لے کر یہاں آئے ہیں، ہم ان غریب لوگوں کی عزتوں کے کس طرح محافظ بنیں گے جناب سپیکر صاحب، اس لئے میں یہ گزارش کرتا ہوں، اس وقت جب سابق دور حکومت تھا، تحریک انصاف کا، پرویز خٹک صاحب چیف منسٹر تھے، وہ مثالی پولیس بنا رہے تھے، ہم اپوزیشن والوں نے درخواست کی کہ جناب چیف منسٹر صاحب، یہ جس طرح کا قانون بنا ہوا ہے اس کو چلنے دیں، سیاست سے پولیس کو علیٰحدہ کر رہے ہیں، سیاستدانوں سے پولیس کو چھڑوا رہے ہیں، اس کا ریزلٹ سامنے آ رہا ہے، میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ امنڈمنٹ جو لائی گئی تھی اس کو ختم کیا جائے، اگر ممبران اسمبلی کی تذلیل ایک ایس ایچ او سے ہو رہی ہے تو پھر غریب عوام کس طرح اس صوبے میں عزت کی زندگی بسر کرینگے؟ اس لئے اس بات کو تقریروں تک محدود نہ رکھا جائے، تحریک انصاف کی حکومت جب سے آئی ہے ممبران اسمبلی کی تذلیل ہو رہی ہے، بیوروکریسی کی طرف سے ہو رہی ہے، کیا پولیس پاکستان کے آئین سے بالاتر ہے، پولیس کے اداروں پر آئین کا احترام کرنا فرض نہیں ہے؟ ہم پر بھی فرض ہے، عوام پر بھی فرض ہے، ایک ایس ایچ او اتنی بڑی زیادتی کرتا ہے، آج ہم صرف تقریریں کر کے یہاں سے چلے جائیں گے-----

Mr. Speaker: Sardar Sahib, windup.

سردار اورنگزیب: نہیں جناب سپیکر صاحب، اس پر سخت ایکشن ہونا چاہیئے اور حکومت کی طرف سے ہونا چاہیئے، مثالی پولیس کے آئی جی صاحب کی طرف سے ہونا چاہیئے، جس کی مثالیں اس وقت پورے پاکستان میں دی جاتی تھیں، سندھ میں، بلوچستان میں، پنجاب میں خیبر پختونخوا کی مثالی پولیس ہے، آج اس مثالی پولیس کا پول کھل گیا ہے، ایسے ایس ایچ او سے، ایسی کالی بھیڑوں سے جب تک اس مثالی پولیس کو پاک نہ کیا گیا، صاف نہ کیا گیا تو غریب عوام کا اس سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ Thank you very much.

Mr. Speaker: Thank you. Sardar Ranjit Singh Sahib.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میرا ایک پوائنٹ ہے-----

جناب سپیکر: اس کے بعد پھر دیتا ہوں، میں آپ کو دیتا ہوں۔ جی نگہت بی بی، کوئی آئینی نکتہ ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی۔

جناب سپیکر: تو پوائنٹ آف آرڈر لیں، پھر تشریف رکھیں، آئینی نکتہ پوائنٹ آف آرڈر پہ ہوتا ہے۔

جناب رنجیت سنگھ: بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے ہم اپنے بھائی اجمل وزیر صاحب کے ساتھ جو پولیس کا رویہ تھا، اس پر میں شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں، اس کے ساتھ ساتھ میں آج یہ بھی ضرور کہنا چاہوں گا کہ اسی سے ملتے جلتے شواہد جو تھے، میں نے پچھلے ہفتے دس دن پہلے رکھے تھے، اس میں یہ تمام گلے شکوے اور یہ گزارشیں تھیں کیونکہ ہمیں یہ ساری چیزیں نظر آرہی تھیں، میں نے بھی یہی جملہ استعمال کیا تھا کہ ہماری خیبر پختونخوا کی مثالی پولیس صرف لفظوں اور کاغذوں تک ہے، ان کے پاس جس چیز کے لئے انہوں نے جو کام کرنا ہوتا ہے وہ اپنی مرضی سے ضرور کرتے ہیں، جس کام میں یہ Interested نہ ہوں وہ یہ کبھی بھی نہیں کرتے، اس کا منہ بولتا ثبوت آج ایک ایم پی اے کی تذلیل کرکے، ان کی Insult کرکے آپ کے سامنے آیا ہے، میں آپ کو ساتھ ساتھ یہ بھی بولوں کہ میں نے اس وقت اسی ایوان میں کھڑے ہو کر ایک ڈیمانڈ کی تھی کہ 19 تاریخ کو جو ہمارا ایک سکھ لڑکا غائب تھا، اب تو آج وہ Mood بدل گیا، جب میں آیا، بھائی کی یہ بات سنی کہ ایسا واقعہ ہوا تو مجھے بہت دکھ ہوا، اب میں ان چیزوں کی طرف نہیں جانا چاہتا، 19 تاریخ کو ہم یہاں پہ ایک رونا رو رہے تھے کہ ساٹھ دنوں سے ہمارا لڑکا لاپتہ ہے، یہ پولیس ڈیپارٹمنٹ جو درخواست دہندہ ہے، جو درخواستیں کر رہے ہیں، انہی کے گھر پہ Raid مارتے ہیں، انہی کو گھروں سے بے گھر کرتے ہیں، انہی کے پیچھے پھیرتے ہیں، انہی کو تنگ کیا جاتا ہے، میں آج بھی آپ کو بتاتا ہوں کیونکہ میں نے تو چاہا تھا کہ میں آپ کو مبارکباد دوں گا، وہ میں ضرور دوں گا لیکن موقع کی مناسبت سے دونگا، آج یہ ہمارے لئے دکھ اور شرم کی بات ہے کہ اس پارلیمنٹ کا حصہ ہوتے ہوئے، اس ایوان کے ممبر ہوتے ہوئے ہم لوگ Safe نہیں ہیں، میں تو خود بہت پریشان ہو گیا ہوں کیونکہ ہمیں تو موقع بھی بڑی دیر سے ملتا ہے، شاید خدانخواستہ ہمارے ساتھ کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے، اس کو پیش کرنے کے لئے تو بہت سارا ٹائم گزر جائے گا، میں آج بھی آپ کو بتادوں کہ وہ لڑکا ہمیں مل گیا، پولیس ڈیپارٹمنٹ کو اتنا احساس نہیں ہے کہ ایک لڑکا بول نہیں سکتا، ہر دو منٹ کے بعد انہی کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ آتے ہیں اور اس چکر میں بیٹھے ہیں کہ کب ہماری اس لڑکے سے جان چھوٹے، ہم بیان لیں، چاہے وہ مرتا ہے یا جیتا ہے، ان کو کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا، پہلے دن سے اس کیس میں

میں کسی ایک پارٹی کی طرف سے نہیں ہوں، ایک اقلیتی ممبر ہونے کے ناطے میرا فرض بنتا ہے کہ میں اپنی کمیونٹی کی آواز یہاں بنوں، ان کے مسئلے مسائل یہاں اجاگر کروں، یہ ڈیپارٹمنٹ سویا ہوا تھا، ستر دن کے بعد آج ہمیں وہ لڑکا ملا، امیر نار سنگھ میں سب کو بتاؤں وہ اب کٹا ہوا ملا ہے، وہ اس وقت ایل آر اتیچ میں ایڈمٹ ہے وہ بول نہیں سکتا، وہ کوئی بیان نہیں دے سکتا، کس وجہ سے؟ کیونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ اس پلان میں ہی نہیں تھا، یہ اسے ڈھونڈنا ہی نہیں چاہتا تھا، ہم گلے، گزارشیں، سفارشیں کرتے رہے، آخر آپ یقین کریں، میں آپ کو ابھی سوشل میڈیا پہ دکھا سکتا ہوں، انڈیا کے اخباروں میں یہ خبر چل رہی ہے، یہ شرمندگی ہے، آپ نے مجھے اس دن کہا کہ آپ سردار رنجیت سنگھ صاحب، ایک مہینہ گزر گیا، سیشن چلتا رہا، آپ نے کیوں نہیں آواز اٹھائی؟ میں اپنے ملک کی بدنامی، میں اپنے لوگوں کے لئے، لوگ باہر باتیں کرتے ہیں، انٹرنیشنل لیول پہ یہ باتیں جاتی تھیں، اگر میں یہاں کھڑا ہو کر یہ بات کرتا کہ ہمارا لڑکا پچھلے ساٹھ دنوں سے غائب ہے یا بیس دنوں سے غائب ہے، وہ مل نہیں رہا تو یہ باتیں، باہر انٹرنیشنل میڈیا پہ پتہ چلتا کہ یار جو مینارٹیز ہیں وہ Safe نہیں ہیں، وہ ایسی کوئی بات نہیں تھی، صرف ایک ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے ساری چیزیں رکی تھیں، میں آج پھر کہتا ہوں، ہمارے اس ڈیپارٹمنٹ میں اچھے لوگ بھی ہیں، میں یہاں ذکر ضرور کروں گا، کیسے اچھے لوگ ہیں؟ جو لوگ ڈیوٹی کرتے ہیں اسی ڈیپارٹمنٹ کے، جو اپنے فرائض کو سمجھتے ہیں، میں کوہاٹ کے ان لوگوں کا ذکر کروں گا اسی پولیس ڈیپارٹمنٹ کے، جو اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے، انھوں نے روڈ پہ وہ لڑکا بازیاب کیا یا انہیں مل گیا، روڈ پہ زخمی حالت میں ملا، انہوں نے بہترین طریقے سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دی، انہیں ہاسپٹل بھی لے کر گئے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن یہ گلہ ہے اور یہ گلہ رہے گا کیونکہ آج بھی یہ پولیس ڈیپارٹمنٹ ابھی بھی اسی طرح کھڑا ہے، میں آج بھی چاہوں گا کہ ان سے کہیں کہ لڑکے کو صحت یاب ہونے دیں، اس کے بعد آپ اپنا کام کریں، ہم آپ کے کام میں مداخلت نہیں کرتے اور ساتھ ساتھ اپنے اجمل بھائی کے ساتھ ہم بالکل ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، وہ جس طرح کہیں گے، یہ ہمارا مسئلہ تھا، ان کی بے عزتی نہیں ہوئی، ہماری بے عزتی ہوئی، بہت شکریہ، آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: عائشہ بانو صاحبہ، اس کے بعد ہشام انعام اللہ صاحب پھر اختیار ولی صاحب، کنڈی صاحب، آپ کو بھی دیتا ہوں۔

محترمہ عائشہ بانو: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، ہمارے بھائی اجمل وزیر صاحب کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا، اس کی ہم تمام جتنی بھی خواتین ممبران ہیں، ان کے ساتھ اپنی فیملی تھی، Sorry اجمل خان صاحب جو ہیں ان کے ساتھ، ہم لوگ Condemn کرتے ہیں، خاص طور پہ ان کے ساتھ ان کی فیملی تھی، Being a female, I can understand کہ ان کے جو تحفظات ہیں یا جوان کی ایک ناراضگی ہے یا جوان کا ایک Discomfort ہے یا پولیس سے جوان کا Discomfort ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ کیونکہ ہم لوگ خود As a خواتین ہم لوگ اس بات کو Understand کرتے ہیں کہ جب آپ کی اس طرح Insult ہوتی ہے، جہاں پر صرف مرد ہوں، وہ الگ ہوتی ہے لیکن جب آپ کے ساتھ اپنے خاندان یا فیملی کے ممبران ہوں آپ کو وہ تذلیل زیادہ محسوس ہوتی ہے، سب سے پہلے ہم لوگ جتنے بھی ممبران ہیں، ہم لوگ اپنے بھائی کے ساتھ اس کو Condemn کرتے ہیں، دوسرا یہ کہ کچھ چیزیں ہیں جن پر ہم لوگ بات کرینگے، سب سے پہلے تو دیکھیں کہ ڈیپارٹمنٹ میں کالی بھیڑیں ہر جگہ ہوتی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ آپ تمام ڈیپارٹمنٹ کو ہی برا کہنا شروع کردیں، جہاں پر اگر کوئی اس طرح کی حرکت ہوئی ہے، اس پہ میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ بھی اور حکومت بھی دونوں اس کا پوچھیں گے، اس کی انکوائری بھی ہوگی، ان شاء اللہ جس نے زیادتی کی ہے اس کا پوچھا جائے گا لیکن یہ کہنا کہ پورا ڈیپارٹمنٹ غلط ہے، میرے خیال میں یہ بڑی زیادتی ہوگی کیونکہ ہر ڈیپارٹمنٹ کا ہمیں پتہ ہے کہ کالی بھیڑیں ہوتی ہیں، اچھے اور برے ہر جگہ پہ ہوتے ہیں، سب کو ایک Category میں کھڑا کرنا، میرے خیال میں بڑی زیادتی ہوگی۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں ہماری پولیس کے ممبران بھی آج موجود ہیں، ہماری حکومتی بنچز بھی ہیں، ٹریژری بنچز اور اپوزیشن بھی ہیں، میں اس اسمبلی کے پلیٹ فارم سے ایک ریکویسٹ کرنا چاہونگی کہ جتنے بھی ہماری پولیس کے ممبران ہیں، ان کی Capacity building ہونی چاہیئے تاکہ ان کو یہ بتایا جاسکے، چاہے ایک عام شہری ہو لیکن اگر اس میں خواتین موجود ہیں، ان کو Handle کیسے کیا جائے، اگر کسی سواری میں خواتین موجود ہیں، بچے موجود ہیں تو یہ ان ممبران کی جتنی بھی پولیس افسران ہیں، چاہے وہ کسی بھی کیڈر کے ہیں، ان کی Capacity building ہونی چاہیئے تاکہ ان کو یہ سمجھایا جاسکے کہ وہ عورتوں کو اور میرے خیال میں اس پہ Already existing Police Department capacity building کر بھی چکا ہے، میرے خیال میں کچھ اور اس میں گنجائش ہے تاکہ ان کو Sensitized کیا جاسکے۔ اگر گاڑی میں کوئی خواتین بیٹھی ہیں تو کس طرح سے ان کو

Handle کریں، دوسرا پولیس اور پچھلی Legislation پر بار بار بات ہو رہی ہے کہ Legislation اچھی ہے یا بری ہے، ایک چیز میں کہنا چاہونگی، پچھلی جو Legislation ہوئی تھی، پولیس ڈیپارٹمنٹ کو Depoliticized کیا گیا تھا، اس کا مقصد یہ تھا کہ پولیس کو Depoliticize کرکے تاکہ Political interference نہ ہو اور پولیس ڈیپارٹمنٹ بغیر کسی Political interference کے کام کرسکے تاکہ ان کی کام میں رکاوٹ نہ آسکے، Main مقصد یہ تھا، Main جو وجہ تھی، پولیس کو اتنی آزادی دی گئی تھی، اس کی یہی وجہ تھی تاکہ Political interference نہ ہو اور پولیس ڈیپارٹمنٹ اپنا کام جو ان کا ہے، جو کہ لوگوں کو تحفظ دینا سب سے پہلے ہے، وہ دے سکے۔ سر، میں یہ بھی کہونگی کہ There is always room for improvement، یہ میں کبھی نہیں کہونگی کہ جو Already existing legislation ہے وہ Perfect ہے یا اس میں گنجائش نہیں ہے، اس میں بالکل گنجائش ہے، میرے خیال میں بہت سارے ممبران اس میں Proposal بھی دیں گے، انہوں نے شاید Proposals دی بھی ہونگی کہ جو Existing legislation ہے، اس کو ہم لوگ اور کس طریقے سے بہتر کرسکتے ہیں تاکہ جو پولیس اور پبلک کے درمیان ایک Barrier ہے اس کو ختم کیا جاسکے تاکہ ہمارے عوام جو پولیس پر ایک اعتبار کرتے ہیں، ایک Trust کرتے ہیں، وہ دوبارہ Build کیا جاسکے۔ یہ صرف آج جو ہمارے ممبر، ہمارے بھائی کے ساتھ جو حادثہ ہوا، میں اس کی بات نہیں کر رہی ہوں، میں Generally بات کر رہی ہوں کہ تمام پولیس جتنی بھی ہے، وہ پبلک کا ایک Trust واپس Gain کرنے کے لئے ضروری ہے جو Already existing set up ہے اس میں ہم لوگ امنڈمنٹس لاسکیں۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>محترمہ عائشہ بانو:</u> جناب سپیکر صاحب، تھوڑی سی مجھے اجازت دے دیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آگے نماز کا ٹائم ہے، وقفہ ہے، پھر دوبارہ شروع کرنا چاہتے ہیں۔

<u>محترمہ عائشہ بانو:</u> جناب سپیکر صاحب، آخر میں Windup اس پہ کرونگی کہ ہماری جو پریولج کمیٹی ہے، اگر اس کو اتنا Strengthen کیا جاسکے کہ اگر اس میں کوئی فیصلہ ہو تو اس میں میرے خیال میں کوئی Time barred ہونا چاہیئے کہ اس کا جو بھی فیصلہ ہوگا وہ Within one month اس کی Implementation ہوگی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ Suggestions دیں، ان شاء اللہ ہم کرتے ہیں۔

<u>محترمہ عائشہ بانو:</u> بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: کیونکہ اس پر میں خود بھی سوچ رہا ہوں، جوڈیشل کمیٹی کے بارے میں بھی، ان دونوں پر ہم توجہ دیتے ہیں، شوکت یوسفزئی صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں، نگہت اورکزئی کو ایک منٹ دے دیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرای قوت): جناب سپیکر، میں ان کے بارے میں ذرا سا بولنا چا رہا تھا۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، یہ تو بیٹھے ہوئے ہیں، یہ نہیں اٹھیں گے۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب کو مائیک دے دیا گیا، فلور دیا گیا ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں نے ان سے گزارش کی ہے، ان کا جو ایشو ہے وہ میں ڈسکس کرنا چاہتا ہوں، سی ایم صاحب کے ساتھ بھی، میں نے ان سے ریکویسٹ کی ہے، میری ریکویسٹ انہوں نے مانی ہے، میں ان کا مشکور ہوں، ان شاء اللہ تعالیٰ (مداخلت) جمعرات تک ہو، کل تک ہو، میں خود آپ کو کل بتا بھی دونگا، جو بھی ہم سے ہو سکا، کیونکہ آپ ہمارے Colleagues ہیں، اچھا نہیں لگتا، آپ نے کل پرسوں کہا تھا، آپ دستر خوان سجائیں تو وہ کل میڈیا پہ بھی آیا تھا، اچھا نہیں لگتا، میں ان سے ریکویسٹ کرونگا، ان شاء اللہ تعالیٰ جو بھی ان کے Genuine ہیں، دیکھیں یہ اسمبلی ہے، اسمبلی میں بات ہونی چاہیئے، چاہے جو بھی ہو، ان کے Genuine issues ہیں، میں ان سے گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بڑی خوشی کی بات ہے، میں نے خود بھی ان کو اس دن بھی ریکویسٹ کی تھی کہ آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھیں، وہاں سے بات کریں۔

وزیر محنت وافرای قوت: مہربانی، ھاں ان شاء اللہ۔ ډیره مهربانی سر۔

جناب سپیکر: Thank you very much. نثار مہمند صاحب کو ادھر ہی بیٹھنے دیں، نگہت بی بی، آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟ یہ شوکت صاحب کو فلور دیا ہوا ہے، ان کو بات ختم کرنے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر صاحب، میں صرف ایک ہی بات کرنا چاہتی ہوں تاکہ شوکت یوسفزئی صاحب پھر ان کا پورے طریقے سے جواب دے دیں۔ یہ اس وقت سے مسئلہ چلا آرہا ہے جو پولیس کا مسئلہ ہے، پولیس ایکٹ 2017ء میں جو ہمارا Chapter V ہے جس میں Paragraph 30 and 31 ہے وہ یہ کہتا ہے، The Establishment of Public Safety Commission لیکن یہ چار سالوں سے نہیں بنا ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں مجھے بتائیں کہ اگر سیفٹی کمیشن بنا ہوتا تو آج یہ واقعات کیوں ہوتے؟ وہ ان لوگوں پہ نظر رکھتے اور جو ان کی کرپشن ہے، یہ عباداللہ وزیر کے بارے

میں میں بات کر رہی ہوں، اس کو آپ Expunge نہیں کیجئے گا کیونکہ یہ بد معاش بندہ ہے، اس نے خو دکہا ہے کہ میں بد معاش ہوں، اس بد معاش کے لئے ہمارا اگر سیفٹی کمیشن بنتا، تو وہ اس پر نظر رکھتا، آج یہ مسائل ہمیں یہاں پہ پیش نہ آتے۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں، اگر ان کا رویہ ٹھیک نہ رہا تو پھر As a Opposition Member میں ایک قرارداد لیکر آؤنگی، پورا ہاؤس مجھے سپورٹ کرے گا کہ پولیس سے تمام اختیارات لیکر دوبارہ گورنمنٹ کو دیئے جائیں کیونکہ جب سے ہم نے ان کو اختیارات دیئے ہیں، ان کے بہت اچھے آفیسرز بھی ہیں لیکن بعض آفیسرز جو ہیں وہ لوگوں کو بہت زیادہ تنگ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات درست ہے، پولیس ایکٹ پہ عمل ہوگا، سو فی صد عمل ہوگا ورنہ پھر دوسری بات اس ایوان کے سامنے ہوگی، جو چیزیں اس کی رہتی ہیں، پبلک سیفٹی کمیشن وغیرہ پر سو فیصد عمل ہوگا۔ جی شوکت صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، چونکہ کافی بحث اس پہ ہوئی، ہم چاہتے ہیں کہ اس حوالے سے تمام ممبران اپنی رائے کا اظہار کریں، اس پہ کافی ممبران نے بات بھی کی جناب سپیکر، پولیس کو اختیارات دینا یا پولیس میں پولیٹکل، جو سیاسی مداخلت کا نام دیا جاتا ہے، اس کو ختم کرنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ جی بس Totally پولیس آزاد ہے، اس میں گورنمنٹ کا کوئی عمل دخل نہیں ہونا چاہیئے، اس کا مقصد کیا تھا؟ وہ جو امنڈمنٹ کی بات ہو رہی ہے جس پہ اپوزیشن یا ہمارے اپنے ممبران نے جو بات کی، اس کا مقصد آپ کو پتہ ہے، اس صوبے میں دہشت گردی کا دور بھی ہم نے دیکھا ہے، اس کے اندر جو پولیس کا Role رہا ہے وہ بھی ہمیں نہیں بھولنا چاہیئے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس پولیس میں محنتی آفیسرز بھی ہیں، بہادر آفیسرز بھی ہیں، قربانیاں بھی دی ہیں لیکن جو واقعہ اجمل خان کے ساتھ ہوا یا اس طرح کے اور بھی جو واقعات ہم آئے دن سنتے ہیں، جناب سپیکر، اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم آنکھیں بند کرلیں، اس طرح آزادی دیں کہ وہ جو چاہیں کریں، اس طرح نہیں ہے، نہ حکومت نے اس طرح کہا ہے کہ آپ یہ کریں، جو مقصد تھا وہ سب کو پتہ ہے، اس پہ بڑی محنت ہوئی، ان کی اب ضرورت ہے، یہ پولیس خود جوان کے آفیسرز ہیں، جو اچھے آفیسرز ہیں، جو آئی جی ہے، جو اختیارات ان کو ضرورت تھی وہ مل چکے ہیں، آج جو میرے بھائی نے کہا کہ باہر لاٹھی چارج ہوا، کبھی بھی حکومت یہ نہیں کہتی کہ جا کر لاٹھی چارج کریں، امن وامان کا قائم کرنا Totally پولیس کی ذمہ داری میں آچکا ہے، اب جو پولیس کے اندر کچھ لوگ اس طرح کر رہے ہیں جس طرح یہ اجمل خان کے ساتھ ہوا تو اس طرح کے لوگوں کو روکنا، سب سے پہلے ذمہ داری پولیس

ڈیپارٹمنٹ کی ہے، آئی جی صاحب کی ہے کیونکہ اگر یہ نہیں ہوگا تو اس کا مطلب کیا ہے؟ یہ جو بدنامی، یہ جو سارا کچھ جو آج میڈیا میں ہم دیکھ رہے ہیں، یہ بھی ایک قسم کی بدنامی ہو رہی ہے، اس لئے چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہے، شہرام خان اس کو Chair کر رہے ہیں، میں اور کامران بنگش اس کے ممبرز ہیں، اس لئے یہ کمیٹی بنی ہے کہ جو پولیس ایکٹ بنا ہے، اس کے اندر ریفارمز کی جو ضرورت ہے، کل ہی اس کا اجلاس ہونے والا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس میں ایسے ریفارمز لیکر آئیں کہ پولیس کی Performance بہتر ہو اور پولیس عوام کو جوابدہ ہو۔ بے شک یہ جو Political Interference کی بات ہو رہی ہے، اس کا مطلب یہ تھا کہ ہم جانتے تھے کہ اگر میں منسٹر ہوں یا ہمارا کوئی منسٹر بھائی ہے یا ایم پی اے ہے، اس کو یہ حق حاصل نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی مرضی کا ایس ایچ او اٹھا کر لائے اور وہاں لگائے، اپنی مرضی کا ایس پی لیکر آئے، لوگوں کو ڈرائے دھمکائے کی جو سیاست ہوتی رہی ہے اس صوبے میں، وہ پولیس کے ذریعے ہوتی رہی، لوگ خوف زدہ ہوتے تھے، میرے خیال سے ہم جو ریفارمز لیکر آئے تھے، اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں سے خوف ہٹے، پولیس ڈائریکٹ آئے اور امن و امان کی Responsibility سنبھالے، عوام کے ساتھ بہتر Liaison ہو، تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کمیٹی بنی ہے، ریفارمز کے لئے، وہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد، کیونکہ اس کی دو تین میٹنگز ہو چکی ہیں، شہرام اس کو Lead کر رہا ہے، کل جو میٹنگ ہو رہی ہے وہ بڑی Important ہے، پولیس اس کے اندر اپنے بھی Inputs ڈالے گی، ہم نے ان کو بلایا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ بہت اچھا ریزلٹ آئے گا۔ جو قانون بنتے ہیں، ہمیں یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اس قانون میں یہ سقم آئے گا، اسمبلی اس لئے ہوتی ہے کہ جس قانون میں کوئی سقم ہو وہ اسمبلی دور کرے، اگر یہ Finally ہوتا، سب کچھ، تو پھر یہ روزانہ امنڈمنٹ کیوں آتیں؟ میرا خیال یہ ہے کہ ہم جو بھی کریں، میرا تو یہ خیال تھا کہ اس وقت اگر یہ پریولیج موشن لیکر آئیں، ایک طرف جو اسمبلی کا قانون ہے، جو اسمبلی کر سکتی ہے وہ بھی چلنا چاہیئے، ساتھ ساتھ جو ریفارمز یا جو ڈیمانڈ یہ اسمبلی کرے گی، ہم پوری کوشش کرینگے کہ ان کا مداوا بھی ہو اور جو کالی بھیڑیں جس ادارے میں بھی ہوں، ان کو ختم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس سے اداروں کی بدنامی ہو رہی ہے، سارے ادارے خراب نہیں ہوتے، سارے لوگ خراب نہیں ہوتے لیکن اگر ہم اس پہ خاموش رہیں تو پھر اداروں پہ انگلیاں اٹھیں گی، ہم نہیں چاہتے کہ ہماری پولیس پر مزید انگلیاں اٹھیں، اس پولیس نے قربانیاں دی ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ یہ اپنی قربانیاں اسی طرح بحال رکھیں۔ بہت شکریہ۔

تحریک استحقاق

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Ajmal Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 149, in the House.

ڈیبیٹ Continue رہے گی، ہم صرف نماز کا وقفہ کریں گے، دوبارہ اجلاس شروع کرینگے، وقفے کے بعد اجلاس دوبارہ ہوگا، ٹی بریک اور نماز کے لئے ہم پندرہ منٹ کے لئے وقفہ کرتے ہیں، دوبارہ وقفے کے بعد اجلاس شروع کرینگے، یہ سارے اتنے زیادہ ہیں، یہ سارے چلیں گے۔ جی اجمل خان صاحب، یہ بہت زیادہ ریزولیوشنز ہیں، پھر آپ رہ جائیں گے۔

جناب اجمل خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ 29 مئی بروز ہفتہ میں اپنے حلقہ باجوڑ جارہا تھا، ڈبل کیبن سرکاری اور یجنل نمبر پلیٹ والی گاڑی میں، میرے ساتھ میری فیملی اور پولیس اہلکار تھے، چارسدہ روڈ بخشو پل کے قریب کچھ خریداری کے لئے میں رکا، اتنے میں ایک سفید گاڑی فیلڈر آکر رکی، ٹی شرٹ میں ملبوس ایک شخص آیا اور میری گاڑی کے دروازے کھولے اور پوچھ گچھ شروع کی، اس کے بعد پولیس نے میرے اہلکاروں سے کارڈز لئے اور ان سے بندوقیں لیں، ڈرائیور سمیت گرفتار کرکے خزانہ تھانے لے گیا، میں نے اپنا تعارف کرایا مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور مسلسل دھمکیاں دے رہا تھا، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے ہم پر حملہ کر دیا، میں نے وجہ پوچھی کہ آپ کون ہیں، کیا چاہتے ہیں؟ اس نے اپنا نام بتایا کہ میں عباد وزیر ایس ایچ او ہوں، بدمعاش ہوں۔ اس دوران کافی لوگ جمع ہوگئے، میں اس کو مسلسل سمجھاتا رہا کہ وہ ایسا نہ کرے مگر وہ شور مچاتا رہا، پھر میرے گارڈ کو تھانے لیکر چلا گیا، مجھے بغیر گارڈ کے اکیلے فیملی کے ساتھ چھوڑا گیا، ایسا محسوس ہو رہا تھا، وہ چاہتا تھا کہ فائرنگ ہو جائے، کچھ واقعہ ہو جائے۔ اس میں ایک لفظ میں بھول گیا، وہ کہتا تھا کہ میں اپنا ٹارگٹ Achieve کروں۔ جناب سپیکر صاحب، نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس لئے اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ تھینک یو سر، ایک میں-----

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that-----

Mr. Ajmal Khan: Excuse me, Sir.

Mr. Speaker: The resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'. Sorry, the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion No. 149 is referred to the Privilege Committee. Session is adjourned for fifteen minutes, for tea break and prayer.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں نے بھی اس پہ بات کرنی تھی اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کرتے ہیں، بریک کے بعد، پہلے نماز تو پڑھ لیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب مسند نشین بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: Leave applications: جناب محمد اقبال، منسٹر ریلیف، آج کے لئے، جناب تیمور خان جھگڑا، منسٹر فنانس، آج کے لئے، ملک بادشاہ صالح، ایم پی اے، دو یوم کے لئے، جناب اکبر ایوب خان، منسٹر لوکل گورنمنٹ، آج کے لئے، حاجی انور حیات خان، ایم پی اے، پانچ یوم کے لئے، جناب عزیز اللہ خان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب تاج محمد خان ترند، معاون خصوصی، آج کے لئے، جناب نذیر عباسی، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب فضل حکیم، ایم پی اے، دو دن کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، مفتی عبید الرحمان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عاقب اللہ خان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد عبدالسلام، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ریاض خان، معاون خصوصی، مواصلات و تعمیرات، آج کے لئے، سردار یوسف زمان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب لائق محمد خان، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Now, is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave is granted.

آج چونکہ باقی تمام ایجنڈا معطل ہے، صرف اسی موضوع پہ ہم ڈیبیٹ کریں گے۔ جی شفیع اللہ خان۔

پولیس کا رکن اسمبلی، جناب اجمل خان کے ساتھ ہتک آمیز رویہ

جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی برائے جیل خانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے بات کرنے کا موقع دیا۔ میرا تعلق پولیس سے رہا ہے، پولیس میرا Parent department رہا ہے، اس لئے اگر پولیس کے بارے میں بات ہو رہی ہو اور میں اس میں حصہ نہ لوں تو

یہ پولیس شہداء کے خون سے زیادتی ہوگی۔ پولیس کا اور خاص کر کے پی پولیس کا امن وامان کے قیام میں، استحکام میں ایک بہت بڑی Contribution ہے، ایک فعال کردار ہے، انہوں نے Terrorism کے سخت وقت میں ثابت کر دیا، جس کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن جہاں تک اس Particular issue کا تعلق ہے، اس Particular incident کا تعلق ہے، میں اجمل خان جو ہمارے ایم پی اے ہیں، اس کے ساتھ ہوں، اس کے ساتھ رہوں گا، پولیس نے جو زیادتی کی ہے، یہ فرد واحد کی کارستانی کا نتیجہ ہے، پورے ڈیپارٹمنٹ کو مورد الزام ٹھہرانہ میرے خیال میں مناسب نہیں، اس لئے میرا پرزور مطالبہ ہے کہ جس نے زیادتی کی ہے، جس نے غلطی کی ہے، اس کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کریں، اس کے خلاف آہنی ہاتھوں سے کارروائی ہونی چاہیئے۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> شکریہ۔ شفیق خان موجود ہیں۔

<u>Mr. Muhammad Shafique:</u> Thank you, Sir.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، آپ مسلسل حکومتی ارکان کو بات کرنے کا موقع دے رہے ہیں، اپوزیشن کو بھی تھوڑا وقت دیں، بات کرنے کا موقع دیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ٹھیک ہے، Point noted، یہ بات کرلیں تو پھر ہم ادھر شفٹ ہوتے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، وہ تو حکومتی لوگ ہیں، اپنے اداروں کی تعریف ہی کریں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> چلیں، ٹھیک ہے، سن لیتے ہیں، کیا تعریف کرتے ہیں۔

<u>جناب محمد شفیق:</u> میڈم، آپ ایک دو منٹ صبر کریں، تھینک یو۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> میڈم، اس طرح ہے کہ Number wise یہاں چٹیں پڑی ہوئی ہیں، جناب سپیکر، کی طبیعت چونکہ خراب ہو گئی تھی، وہ چلے گئے، اس وجہ سے ان چٹوں کا بھی میں نے دھیان رکھنا ہے کہ یہ جس ترتیب سے مجھے یہاں پڑی ہوئی ملی ہیں، میں بہر حال کوشش کروں گا کہ اپوزیشن زیادہ بولے اور ٹریژری بنچز کم بولیں۔

<u>جناب محمد شفیق:</u> تھینک یو، میڈم، ایک منٹ آپ صبر کریں۔ پرسوں جو میرے Colleague کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا ہے، سب سے پہلے ہم پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں، صرف ایک معزز ممبر کا استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے، اس پہ Attack نہیں ہوا ہے، اس کے ساتھ جو اس کی فیملی تھی، یہ دوسرا بڑا واقعہ ہے، جس پر سارے قبائلی لوگوں میں شدید غم اور غصہ پایا جاتا ہے۔ میرے Colleague کا تعلق باجوڑ سے ہے لیکن میرے اپنے حلقے سے، ضلع خیبر سے ہزاروں لوگوں نے Contact کیا ہے کہ اس پہ

ضرور بات کرنی ہے، یہ قبائل کو یعنی ایک اچھا میسج نہیں جا رہا ہے، پولیس، بے شک اس کی قربانیاں بھی ہیں لیکن قبائلیوں کی بھی قربانیاں ہیں، یعنی وہ جب پشاور آتے ہیں، یہ ایک معزز ممبر ہیں، صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں، ایک عام قبائلی کا کیا صورتحال ہوگا؟ اس کے ساتھ جب فیملی ہوگی تو اس کے ساتھ یہ لوگ کس طرح پیش آئیں گے؟ اگر ہم روزانہ اس ایوان میں ایسے ہی پولیس والوں پہ باتیں کریں، روزانہ ہم سی سی پی او صاحب سے بھی ان لوگوں کی شکایت کریں، پچھلے ہفتے میرے حلقے کے بالکل نوک پر جہاں سے ہم پشاور میں داخل ہوتے ہیں، ادھر یہ لوگ تاک میں بیٹھے ہوتے ہیں، ہمارے لئے ہمارے معزز لوگوں کی گاڑیاں روک کر اس کی تلاشیاں لیتے ہیں، یعنی یہ پہلے نہیں تھا، یہ ابھی جو ہمارا آئی جی پی صاحب آیا ہے، اس کے ساتھ صورتحال بہت خراب ہوئی، میں اس ایوان کے ذریعے بتانا چاہتا ہوں، یہ جو اجمل خان کے ساتھ واقعہ پیش آیا ہے، اس کی ایک آزاد انکوائری ہونی چاہیئے، یہاں تک نہیں رکنی چاہیئے، اس کو Suspend کر دیا گیا ہے، اس کی Judicial inquiry ہونی چاہیئے، جو کردار ہمارے منسٹر بنگش صاحب نے ادا کیا ہے، پورے قبائل اس سے خوش ہیں، شکریہ ادا کرتے ہیں کہ On the spot پہنچ گئے اور دادرسی کی، یعنی اس کو اکیلا ادھر میدان پہ چھوڑا گیا تھا، اس کے جو سیکورٹی گارڈز تھے، وہ بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے، حکومت کی طرف سے جو اقدامات کئے گئے ہیں، منسٹر صاحب جو موقع پہ پہنچ کر ادھر اس کے ساتھ کھڑا رہا، اس کو لے آئے، ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ ہم اس کا شکریہ ادا کریں لیکن اس کی جوڈیشل آزاد انکوائری ہونی چاہیئے، ایسے لوگوں کو اس فورس سے نکالیں، یہ تو ہمارے محافظ نہیں ہیں، یہ Land grabber کے ساتھ بھی ملے ہوتے ہیں، یہ سمگلروں کے ساتھ بھی ملے ہوتے ہیں، یہ ہمارے خیبر جو ابھی قبائلی اضلاع کی پولیس فورس میں بھی نئے ضم ہوئے ہیں، اس کو بھی ویسے ہی چھوڑ دیا گیا ہے، اس کے پاس نہ پٹرول کے پیسے ہوتے ہیں، ادھر جب صورتحال خراب ہو جاتی ہے تو ہم "تیرہ" رکھ لیتے ہیں، ادھر ہم قبائلی روایات سے جرگے کے ذریعے مسئلوں کو رکواتے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: شفیق خان، جو باتیں پہلے ایوان میں معزز اراکین ڈسکس کر چکے ہیں، اگر ان کو ہم بیچ میں Repeat نہیں کریں تو ٹائم کی بھی بچت ہوگی اور باقی ہمارے ممبران بھی بول سکیں گے۔

<u>جناب محمد شفیق</u>: نہیں کرتے، بلکہ میں Windup کرتا ہوں لیکن یہ ایک ٹیسٹ کیس ہے، اس کے ساتھ فیملی بھی تھی، اس بندے کے خلاف آزاد انکوائری ہونی چاہیئے کیونکہ پولیس والے، ہمارا معاملہ ادھر سے خراب ہے، جب بھی پولیس والے اپنے پیٹی بند بھائیوں کی انکوائری کرتے ہیں تو کوئی ایک مثال دے دیں کہ

ان کے خلاف اس نے کارروائی کی ہو یا اس نے کوئی سزا دی ہو، کوئی مثال نہیں ہے، اس لئے ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کی آزاد انکوائری ہو، اس کو سزا ملے اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں اپنے قبائلی بھائیوں کے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، یہ ہم سب کے لئے ٹیسٹ کیس ہے اور عزت پہ Compromise نہیں ہے، ہمیں فنڈز تھوڑے ملتے ہیں، ادھر ڈیویلپمنٹ ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو۔ شفیق صاحب، Point noted۔ جناب میاں نثار گل صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>میاں نثار گل</u>: شکریہ جناب سپیکر، پہلے تو آپ کو بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں کیونکہ ادھر آپ پولیس پہ بولے اور اتنی جلدی آپ کی دعا قبول ہو گئی کہ آپ سپیکر بھی بنے، ابھی آپ ہماری باتیں سنیں گے۔ محترم اجمل خان صاحب کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے وہ قابل مذمت بھی ہے، ہم پورا ایوان اس واقعے کی مذمت کرتے ہیں۔ (شور) سر، آپ ہاؤس کو In order کر لیں کیونکہ ہاؤس In order نہیں ہے۔۔۔۔

<u>Mr. Chairman:</u> House in order, please.

<u>میاں نثار گل</u>: آپ ہاؤس کو In order کر لیں تاکہ پوری بات سن سکیں۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: میرے بھائی پختون یار صاحب، بیٹھ جائیں۔

<u>میاں نثار گل</u>: ہم اس بات کی مذمت بھی کرتے ہیں لیکن ہم اپوزیشن والے ہیں، یہ حکومت کی بنچوں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، ایک آدمی کے ساتھ فیملی بھی ہو، ڈیڈک چیئرمین ہو، سرکاری گاڑی ہو اور پولیس والا آئے اور اس کے سامنے کھڑا ہو، یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ ان کے ساتھ کامران بنگش تھے، ان کے ساتھ وزیر اعلیٰ کی Approach تھی، کم از کم آج ایوان میں یہ تو کہہ سکتا ہے کہ مجھے نو منٹ میں کامران بنگش صاحب پہنچے، وزیر اعلیٰ صاحب نے فون کیا، آئی جی صاحب نے فون کیا، ان کی دادرسی ہوئی، تسلی بھی ہوئی، ہم پورا ایوان یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس بات کی انکوائری ہو تاکہ حقیقت معلوم ہو جائے لیکن ہم اپوزیشن والے جن کے ساتھ نہ سرکاری گاڑی ہے، نہ وہ ڈیڈک کا چیئرمین ہے، نہ کامران بنگش صاحب کا نمبر ہے، نہ وزیر اعلیٰ تک اس کی Approach ہے، نہ سپیکر نمبر اٹھاتا ہے، ان کے ساتھ ان تین سالوں میں کیا ہوا ہو گا؟ جناب سپیکر، یہ ہم خوش قسمت ہیں، اس ایوان کی خوش قسمتی ہے کہ آج یہ واقعہ ہو گیا، یہ روزانہ کے واقعات ہیں۔ میں آپ کو ایک مثال دینا چاہتا ہوں، آپ مجھے پانچ منٹ دیں گے، پچھلا بجٹ اجلاس جو ہو رہا تھا، ہم تین ایم پی ایز احتجاج پہ تھے، کوہاٹ، ہنگو، کرک، رنگین آباد میں اس وقت کے ڈی

پی او ہمارے پاس آئے کہ آپ لوگ احتجاج ختم کریں، کرک میں اس وقت کے ڈی پی او، میں اس کمیٹی کا چیئرمین تھا، میں نے احتجاج ختم نہیں کیا تو حکومت نے مجھے دو گن مین دیئے تھے، آپ کے ساتھ بھی ہوں گے، ہر کسی کے ساتھ ہوں گے، آج ایک سال کے بعد یہ بات میں کہہ رہا ہوں، مجھ سے ایک گن مین واپس لے لیا، اس بندے سے جس پہ درہ آدم خیل میں 11 جون 2009ء کو حملہ ہوا تھا، اس بندے سے جس کے دو گن مین درہ آدم خیل میں شہید ہوئے تھے، اس بندے سے جس نے ان دہشتگردوں کا مقابلہ کیا تھا، ایک دہشتگرد مارا گیا تھا اور ایک زخمی تھا، آج میں اسی درہ آدم خیل سے گزر رہا ہوں، (مداخلت) آج میری بات سنیں گے، اللہ وزیر تعلیم کو جنت نصیب کرے، ہماری طرف سے جنت نصیب کرے لیکن تھوڑی ہماری بات سنیں، جناب سپیکر، ایک سال سے، میں خودار آدمی ہوں، میں نے دوسرا گن مین نہیں مانگا، اللہ کے فضل و کرم سے میں نے اپنے پرائیویٹ گن مین رکھے ہوئے ہیں، میرے ساتھ پرائیویٹ نمبر کے کلاشنکوف ہیں، آج لیوی کے اہلکاروں سے بندوق لئے جاتے ہیں، آپ کے ایم پی ایز کے ساتھ حفاظت کے لئے جو سرکاری دو پولیس والے ہوتے ہیں، واپس لئے جاتے ہیں، اپوزیشن والے کیا کریں گے؟ جس طرح ہمارے ایک بھائی نے کہا کہ میرے ساتھ دو پولیس والے تھے جو واپس کئے گئے، جناب سپیکر، وجہ یہ ہے کہ یہ جو کرسی نمبر ون ہے، یہ خالی پڑی ہوئی ہے، اگر یہ قائد ایوان اس اسمبلی میں آتے، ہماری سنتے، تو میرے خیال میں آج یہ واقعات نہ ہوتے، یقین کریں کہ ہم آئی جی آفس نہیں جا سکتے، ہم سی پی او نہیں جا سکتے، اگر ادھر جاتے ہیں، چٹ بھجواتے ہیں، پھر ایک گھنٹہ کھڑے ہو کر برآمدے میں ہم بوڑھے لوگ ہیں، پھر واپس چلے جاتے ہیں کہ اپنی عزت نیلام نہیں کرنی، اگر کسی کا کام ہو یا نہ ہو تو کم از کم اپنی عزت تو آرام سے ہو۔ ادھر شوکت یوسفزئی صاحب نے کہا کہ پرانے وقت کا ایک پارلیمنٹیرین اپنی مرضی کا پولیس ایس پی لگاتے تھے، ایس ایچ او لگاتے تھے، میں دس سال سے اس ایوان کا ممبر رہا ہوں، یہ تیسری دفعہ میں آ رہا ہوں، کم از کم اس ایوان کی عزت محفوظ تھی، ایسی کوئی بات نہیں تھی، یہ ہمارے محترم شوکت یوسفزئی صاحب ادھر بیٹھے ہوتے تھے لیکن اتنے استحقاق اس ایوان میں نہیں آتے تھے جو اب تین سال میں میں دیکھ رہا ہوں۔ جناب سپیکر، ہمارے سپیکر صاحب نے رولنگ دی تھی، آج اخبار میں میں نے پڑھا کہ آج ایڈوکیٹ جنرل ادھر موجود ہوں گے لیکن وہ سیٹ جو اس کے لئے الاٹ ہوئی ہے، ان کی مرضی کہ وہ ادھر بیٹھتا ہے کہ نہیں، جناب سپیکر کی رولنگ بھی نہیں آئی تو خدا کے لئے ہم آپ سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتے ہیں، پولیس بہادر ہے، ہماری اپنی پولیس ہے، اچھی

پولیس ہے لیکن جب اجمل خان کے ساتھ یہ ہو سکتا ہے، ہم جب بھی اپنی جنوبی اضلاع سے آتے ہیں، ایک گاڑی سامنے آ جاتی ہے، کھڑی ہو جاتی ہے، کبھی ایکسائز والے، کبھی پولیس والے کہ آپ کون لوگ ہیں؟ پھر ہم کارڈ دکھاتے ہیں کہ ہم صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں، پھر جب ہمیں نیچے اتارتے ہیں، ہمارے کلاشنکوف نمبر دیکھے جاتے ہیں، پھر ہم پشاور پہنچتے ہیں، میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں، میں کینٹ میں رہ رہا ہوں، میں دس دفعہ اسی کینٹ میں اپنی فوج کے ناکوں کو Cross کرتا ہوں، میں ان کو اپنا کارڈ دکھاتا ہوں، انہوں نے مجھے کبھی نہیں روکا لیکن جب میں پشاور سے باہر نکلتا ہوں، ہم جب پولیس کے ناکے پہ گزرتے ہیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہماری۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> میاں نثار گل صاحب، آپ کا پوائنٹ بالکل واضح ہو چکا ہے۔

<u>میاں نثار گل:</u> سر، دو منٹ دیں گے، آپ کو میں نے مبارک باد بھی دی، آپ سپیکر بنے تو دو منٹ دینگے، جی دو منٹ دینگے۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اس بات سے کام نہیں چلے گا۔

<u>میاں نثار گل:</u> آپ کو میں نے مبارک باد بھی دی کہ آپ سپیکر بنے، میں دو منٹ آپ کی مبارک باد کی وجہ سے بات کرونگا۔ جناب سپیکر، ادھر کہتے ہیں کہ سیاست دان پولیس کے ساتھ سیاست کرتے ہیں، پولیس ایسی ہو کہ اس میں مداخلت نہ ہو، ہم اس کی مخالفت نہیں کرتے لیکن جب پولیس پہ برا وقت آتا ہے، پھر وہی ایس پی جس کا میں بیان کر رہا تھا، جس نے مجھ سے گن مین واپس لیا، جب کرک میں سمادی مندر کا واقعہ ہوا، لوگ پہاڑوں پہ چڑھے تھے، ایک طرف پولیس تھی، آئی جی خیبر پختونخوا کرک میں موجود تھے، ڈی آئی جی کرک میں موجود تھے، مجھے صبح آٹھ بجے اپنی بیوی نے جگایا کہ ایس پی کرک آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں، جب میں نے فون پہ بات کی تو انہوں نے کہا کہ میاں صاحب جتنی جلدی ہو، آپ کرک پہنچ جائیں، ہمیں آپ کی ضرورت ہے، میں جناب اس دن بڑا وی آئی پی بندہ بنا ہوا تھا، کدھر ہو جی، میں نے کہا، درہ آدم خیل Cross کیا، پھر کہاں ہو، میں نے کہا لاچی Cross کیا، وہ مسلسل پوچھ رہے تھے اور میں بتاتا کہ میں فلاں جگہ پہنچا، جناب سپیکر، ایک جگہ ٹریفک بند تھی، جب میں نے کہا کہ میں ٹریفک میں پھنسا ہوں تو پھر چار گاڑیاں مجھے پروٹوکول کے لئے آئیں، وہ اس لئے کہ پولیس کے سر میں درد ہو رہا تھا، لوگ پہاڑوں پہ چڑھے ہوئے تھے، مجھے کہا کہ آپ جائیں اور ان لوگوں سے بندوقیں لیں، مذاکرات کروائیں، پھر سٹر سٹھ سال کا بوڑھا پہاڑوں پہ چڑھا، پچاس بندوں سے بندوقیں لیں اور ان کو Surrender

کر کے آئی جی، ڈی آئی جی اور ایس پی کے حوالے کیا کہ آپ ان کو پابند سلاسل کریں، ہم پھر کیس چلائیں گے، جب ہم ضرورت پوری کر سکتے ہیں، ان کو جب تکلیف ہو، جب ہماری ضرورت ہو تو اس وقت فون کر سکتے ہیں لیکن جب ہم ان کو فون کریں، کوئی بات کریں تو کہتے ہیں کہ سیاسی لوگ ہمارے کام میں مداخلت کر رہے ہیں، ہمارے لئے پولیس والے قابل احترام ہیں، میں پولیس کی بہت قدر کرتا ہوں کیونکہ آج میں اس سیٹ پہ اگر کھڑا ہوا ہوں، درہ آدم خیل میں پولیس کا ایک سپاہی تھا، اس وقت میں جیلخانہ جات کا منسٹر تھا، اس نے ایک دہشتگرد پر اسی طرح ہاتھ ڈالا اور میرے سامنے شہید ہوا، ایسی پولیس بھی ہے لیکن یہ جو ہمارے بھائی کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے، اگر یہ واقعات ہوتے رہے تو ہم یہ دعا کریں گے کہ جتنی جلدی ہو، اللہ کرے یہ اسمبلی ختم ہو، ہم دوبارہ پاس ہوں یا فیل ہوں، اپنی عزتیں ہم نے ادھر نیلام نہیں کرنی۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Thank you very much. Ji, Shafique Khan.

میاں نثار گل: اپنی عزتیں ادھر نیلام نہیں کرنی، خدا سے دعا ہے کہ پارلیمنٹیرین بن کہ عزت سے رہیں۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: جی شفیق خان۔

تحریک استحقاق

جناب شفیق آفریدی: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، 21 اپریل کو افطاری کے بعد مجھے منسٹر ہیلتھ سلیم تیمور جھگڑا صاحب اور ڈی سی پشاور نے فون پہ بتایا کہ آپ کے حلقے کے لوگوں نے حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں احتجاج شروع کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آفریدی صاحب، آپ پریویلج موشن پیش کر رہے ہیں؟

جناب شفیق آفریدی: ہاں سر، پریویلج موشن ہے۔۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اس واقعے کے لئے آج تمام Rules suspend کئے گئے ہیں۔

جناب شفیق آفریدی: سر، یہ بھی اس سے Related ہے۔

جناب مسند نشین: یہ پولیس سے Related ہے۔

جناب شفیق آفریدی: ہاں سر، اس سے Related ہے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔

جناب شفیق آفریدی: اس دوران مجھے ایس ایچ او حیات آباد محمد علی صاحب، ایس ایچ او جمرود حضرت منیر نے فون کیا، میں تقریباً ساڑھے نو بجے ہسپتال پہنچا تو معلوم ہوا کہ محمد عمر نامی ایک بچہ فائرنگ سے زخمی ہوا تھا جو بعد میں جاں بحق ہوا تھا۔ یہ بچہ ہسپتال میں دو یا تین گھنٹے پڑا تھا لیکن ڈیوٹی پہ موجود ڈاکٹر فیصل شہزاد نے بچے کو دیکھنا تک گوارا نہیں کیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں پہلے سے نگہت یاسمین اورکزئی، ایم پی اے بھی موجود تھیں، ہم دونوں نے لواحقین کی طرف سے ڈاکٹر کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی کوشش کی لیکن پولیس نے ہماری ایف آئی آر درج نہیں کی، تین دن بعد مجھے پتہ چلا کہ آپ کے خلاف ڈاکٹروں نے یعنی ڈاکٹر فیصل شہزاد نے ایف آئی آر درج کی ہے، لہذا اس سے نہ صرف ہمارا بلکہ اس سے اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، ہمارے اس استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے، تھینک یو۔

جناب مسند نشین: نگہت اورکزئی صاحبہ کا مائیک کھولیں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں اس واقعے کو دہرانا نہیں چاہتی کیونکہ وہ ایک چودہ سال کے بچے کا معاملہ تھا، وہ جیسے بھی ہوا لیکن اس وقت جب میں گئی، پہلے اس وقت کوئی نہیں تھا، مطلب شفیق صاحب بھی نہیں آئے ہوئے تھے، جناب سپیکر، میری بات ذرا سن لیں، اس استحقاقوں کا کوئی حل نہیں ہے لیکن ہم اپنی بات فلور پہ کرتے ہیں تاکہ پتہ چل جائے۔ وہاں پہ جب میں گئی، روڈ کھلوانے کے لئے سب سے پہلے میں نے تیمور جھگڑا صاحب کے پی ایس کو ویڈیو بھیجی، میں نے انہیں کہا کہ اسے پولیٹیکل مسئلہ نہ بنائیں، سی ایم صاحب کو بھی میں نے ویڈیو بھیجی کہ اس بچے کا علاج نہیں ہو رہا، یہ چھ بجکر بیس منٹ کا واقعہ تھا، جب افطاری ہو گئی تو انہوں نے پھر مجھے Call کی کہ آپ آئیں کیونکہ انہوں نے روڈ بلاک کیا ہوا ہے، جب میں روڈ کھلوانے کے لئے گئی، میں نے ان کی منت کی، میں نے ان سے درخواست کی کیونکہ جب روڈز بند ہوتے ہیں تو ایمبولینس کا مسئلہ ہوتا ہے، آج بھی میں نے یہ کام کیا تھا لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پولیس نے وہ لوگ جو معمار وطن ہیں، جو معماران قوم ہیں، میں پروفیسرز کی بات کر رہی ہوں کہ آج میرے جانے کے بعد بھی انہوں نے راستہ کھول دیا تھا، چار پانچ ہزار لوگ باہر کھڑے تھے، ان کے مطالبات مانے جاتے یا نہ مانے جاتے لیکن آج پولیس کا ان پہ لاٹھی چارج کرنا اور Expired آنسو گیس پھینکنا، میں اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں۔ اسی طرح وہاں اس کے والد نے کہا کہ یہاں پہ ہمارے اور لوگ بھی اکٹھے ہو رہے ہیں، ہم اس بلڈنگ کو آگ لگا دیں گے، جہاں پہ میرے بچے کا صحیح طور پہ ڈاکٹروں

کیNegligence کی وجہ سے یہاں پہ اس کا علاج نہیں ہوا، میں نے ان کو منایا، میں نے کہا کہ آپ تین لوگ میرے ساتھ اندر چلیں، ویڈیو موجود ہے، جب وہ میرے ساتھ اندر گئے تو ایچ ڈی اور ایم ڈی جو ہے جو کہ تیمور خان جھگڑا کا سگی خالہ کا بیٹا ہے یا چچا کا بیٹا ہے، کیونکہ تیمور خان جھگڑا صاحب نے ہر جگہ پہ اپنے رشتہ داروں کو بورڈ آف گورنرز میں بٹھایا ہوا ہے، تو وہ لوگ مجھ پہ حملہ آور ہوئے، میرے دوپٹے کو کھینچا، میرے دوپٹے کو کھینچ کے کہتے ہیں کہ "مونبرہ د سرہ تیر یو" تو اس کے بعد نہ کوئی توڑ پھوڑ ہوئی، اس کے بعد شفیق صاحب آ گئے، نہ شفیق صاحب نے کوئی توڑ پھوڑ کی، نہ میں نے، اس کے باوجود ہم دونوں پہ مقدمہ چلا، یہ سیاسی ایف آئی آر ہے، ہمیں اور بھی لیڈر بنا رہی ہے، ہمیں اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہاں میں نے Abusive language، جب انہوں نے مجھے Abuse کیا، میں نے بھی Abusive language استعمال کی، وہاں پہ جیسے آپ کے ڈیفنس منسٹر نے پیپلز پارٹی والوں کے لئے جو Abusive language استعمال کی تھی، ویسے نہیں کی ہے لیکن میں نے ضرور ہیلتھ منسٹر کے لئے Abusive language استعمال کی، جس کی میں معذرت کرتی ہوں، میری Slip of tongue، اس وقت Heat of the moment تھا، اس وقت میں نے یہ بات کی، اس کے بعد جو ہمارے پیچھے سوشل میڈیا اور پھر اسی وقت آ کر میں نے اپنی ایف آئی آر درج کروائی، پولیس بیٹھی ہوئی ہے، اس لئے میں یہ بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ میں نے ایف آئی آر اسی وقت رات کو کروائی لیکن سیاسی پریشر کو کیا کہیئے کہ نہ میری ایف آئی آر درج ہوئی، نہ اس بچے کے باپ کی ایف آئی آر درج ہوئی، نہ شفیق کی ایف آئی آر درج ہوئی، الیکٹڈ ایم پی ایز کی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی، الٹا مجھ پہ اور شفیق پہ چار دفعات لگا کے ہمیں قانون کے شکنجے میں لانے کی کوشش کی گئی، ہم اپنا موقف کیونکہ ہمارے پاس ویڈیوز موجود ہیں، ہمارے پاس وہاں پہ تمام چیزیں موجود ہیں، جب وہ ڈاکٹر مجھ پہ حملہ کر رہا تھا، میں Appreciate کرتی ہوں، ہشام صاحب جب منسٹر تھے، باقی مجھے ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے لیکن جب میں نے ان سے کہا کہ سمارٹ فون جو ہیں، (مداخلت) میں صرف ایک منٹ لیتی ہوں، سمارٹ فون بند کئے جائیں، یہ جو ایمرجنسی میں کسی کو Call آتی ہے، کسی نرس کو کسی کو بھی، تو وہ لوگ یہ دوسرے موبائل استعمال کریں، جس میں گیمز نہ ہوں، جس میں یہ تمام چیزیں نہ ہوں، میری قرارداد جب جمع ہوئی تو ہشام صاحب نے اسی وقت، انہوں نے آرڈر کر دیا لیکن مجھے پتہ نہیں کہ ہم لوگوں کی جانیں لینے پہ تلے ہوئے ہیں، میں گورنمنٹ کو یہاں سے ضرور تنبیہ کرونگی کہ میرے اور شفیق کی آڑ میں ابھی ڈاکٹر صاحب کو اور بھی

Blackmail کریں گے، آپ فکر نہ کریں، آپ لوگوں نے تو ہم پہ مقدمہ بنا دیا، آپ نے ہماری ایف آئی آر کو Consider نہیں کیا، میں 22-A میں گئی ہوئی ہوں، ہم دونوں ابھی BBA پہ ہیں لیکن ہمیں کچھ فرق اس لئے نہیں پڑتا، یہ صرف ریکارڈ کے لئے ہے، تھینک یو۔

جناب مسند نشین: جناب کامران بنگش صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب مسند نشین: میں اس لئے کامران بنگش صاحب سے مخاطب ہوں کہ وہ اس پہ Comment کریں تو پھر اس کے بعد دیکھتے ہیں۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، جو پریولج موشن آنریبل ممبر شفیق آفریدی صاحب نے اور ہماری سینیئر نگہت اورکزئی صاحبہ نے پیش کی ہے، اس پہ میری ریکویسٹ ان دونوں آنریبل ممبرز سے یہی ہے کہ آج اجمل صاحب کا جو ایشو ہے، اس کو آج ہم Windup کر دیتے ہیں یا کل کے لئے اگر آپ کی مرضی ہو تو کل دوبارہ ڈسکس کر کے تیمور جھگڑا صاحب بھی موجود ہونگے، میرے خیال میں اس پر کل دوبارہ سے Personal explanation بھی دے دینگے اور اس حوالے سے بھی جو ان کے Grievances ہیں وہ بھی Resolve کر دیں گے، میری یہ ریکویسٹ ہے۔

جناب مسند نشین: جناب شفیق صاحب۔

جناب شفیق آفریدی: میرا یہ عرض ہے، یہ تو Full fledge آپ کو پتہ ہے کہ یہ چیز ہوئی ہے، Kindly میں اپنے منسٹر صاحب سے جو ہمارے لئے بہت محترم ہیں، Kindly ہم ان کو ریکویسٹ کرتے ہیں کہ یہ پریولج کمیٹی کو سپرد کر دیں، آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس موشن میں میرا بھی نام ہے، میں تھوڑی پرسنل وضاحت کر دوں کہ یہ ایک پریولج موشن ہے تو خدا کے لئے یہ پھر نہ کریں کہ اپوزیشن جب آپ کا ساتھ دیتی ہے تو اس پہ آپ ہاؤس کو کہتے ہیں کہ جی ٹھیک ہے، ہم آپ کا ساتھ ہمیشہ دیتے رہیں گے، چاہے آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں یا نہ کریں، کیونکہ جو Consequences ہیں وہ عدالت میں ہم لوگ کرینگے لیکن بات یہ ہے کامران صاحب، میں آپ کے توسط سے کامران صاحب سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ ایک سینیئر ممبر پارلیمنٹ جب یہاں پہ کھڑے ہو کر Oath پہ اس نے بات کی کہ میں سچ بولونگی اور سچ کے سوا کچھ نہیں

بولونگی، تو میری بات پہ یقین کرتے ہوئے یہ کمیٹی کو بھجوائیں، وہاں پہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، تھینک یو۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جناب سپیکر، جو دونوں ممبرز ہیں، ایک ہماری اپوزیشن کی سینیئر ممبر ہیں، ایک ہمارے Coalition partner ہیں، یہ Clarification بھی آج ضروری ہے، اس وقت سیچویشن ایسی بن گئی تھی کہ کچھ متضاد خبریں آ رہی تھیں، ان کے لئے بھی میں Clarify کر دیتا ہوں کہ یہ ہمارے Coalition partners ہیں، مسٹر سپیکر، یہ Insist کرتے ہیں، میری بھی یہ ریکویسٹ ہے کہ اجمل صاحب کا واقعہ جو ہے، آج اسمبلی کا پورا ایجنڈا Suspend ہوا تھا، میری صرف یہی ریکویسٹ تھی، اگر یہ Insist کرتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ٹریژری بنچز یا۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> یہ Sub judice تو نہیں ہے؟

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جی لاء منسٹر صاحب اس پہ بات کریں گے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> پہلے یہ دیکھ لیں کہ یہ Matter کورٹ میں تو نہیں ہے؟

<u>فضل شکور خان (وزیر قانون):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، جس ایشوز پہ یہ بات کر رہے ہیں، وہ Subjudice نہیں ہے، ان کا اپنا کوئی ایشو ہے تو اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے تو کوئی بڑی بات نہیں ہے، کامران صاحب بھی Agree کرتے ہیں، کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔

(تالیاں)

<u>Mr. Chairman:</u> Is it the desire of the House that the privilege motion, presented by the honourable Member, should be referred to the Committee? Those who are in favour of it may say Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Ji Naseer ullah Khan.

<u>جناب نصیر اللہ خان:</u> جناب چیئرمین صاحب، تھینک یو۔ میں نہیں کہونگا کہ مجھے موقع ملا ہے، سب سے پہلے میں نے کاغذ بھیجا تھا، سب سے آخر میں موقع مل رہا ہے لیکن چلیں اجمل بھائی کے ساتھ جو واقعہ ہوا، ہم سب اس پہ افسوس کرتے ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا، ہماری پولیس بہت ہی عجیب ہو گئی ہے، پولیس کو سمجھنا مشکل ہو گیا ہے کیونکہ اجمل بھائی نے نام لیا کہ عباد وزیر بدمعاش ہے، ہم وزیر بالکل بدمعاش نہیں ہیں، میں اپنی قوم کی طرف سے معافی چاہتا ہوں، کوئی بھی (تالیاں) سرکاری

بندہ چاہے وہ وزیر ہے، آفریدی ہے، یوسفزئی ہے، وردی میں کوئی قوم نہیں، وہ سرکاری ملازم ہے، یہ چیز ہمیں سب سے پہلے دیکھنی چاہیئے، کیونکہ میرا ذاتی اس سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جو واقعہ ہوا، اس میں ہم اجمل خان کے ساتھ Side by side کھڑے ہونگے، وہ اس لئے کھڑے ہونگے کیونکہ آج ہم سب کی بے عزتی ہوئی، ہم ایک چھوٹے سے ایس ایچ او کے بارے میں پچھلے تین گھنٹوں سے بات کر رہے ہیں، پولیس ریفارمز کی بات ہونی چاہیئے، جوڈیشل کمیشن یا جوڈیشل کمیٹی بنی چاہیئے تاکہ بندے کو ایسی سزا ملے کہ اگلی بار وہ ایسی کوئی حرکت نہ کر سکے۔ کامران بنگش کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وقت پہ انہوں نے فون Attend کیا اور وہاں پہنچے، یہ بہت بڑی بات ہے، اگر ہمارا ایک منسٹر ایک ایس ایچ او کی حرکات پہ بار بار تھانے میں جائے گا تو ہماری کیا Value رہے گی، آج خیبر پختونخوا کی پولیس ہر اس چیز میں ملوث ہے، آئس کا نشہ یہاں پہ زیادہ ہو رہا ہے، وہ بھی لوگ بیچ رہے ہیں، ہیروئن بھی بیچ رہے ہیں، جو سمگلنگ ہو رہی ہے، اس میں بھی پولیس ملوث ہے، ہم لوگوں پر یہی کہانیاں ہیں کہ بھئی پارلیمنٹیرین سارے کرپٹ ہیں، ان کو سائیڈ پہ کرو، ہم لوگ نہ کرپٹ ہیں اور نہ غلط ہیں، ہمیں جان بوجھ کے یہاں کی بیوروکریسی، یہاں کی پولیس ہمیں گندا کر رہی ہے، اس پر رولنگ ہونی چاہیئے، اتنی دیر سے باتیں چل رہی ہیں لیکن کوئی رولنگ نہیں ہوئی، اس پر یہاں سپیکر کی کرسی سے ان کو یہ بتایا جائے کہ جو بھی جوڈیشل کمیشن بنے یا کمیٹی بنے، اس چیز کو سیریس لینا چاہیئے، یہ ہم ان کے حوالے نہیں کرتے کہ آپ لوگ بیٹھ کے انکوائری کریں، بیٹھ کے ان پر فیصلے سنائیں، فیصلہ اب ہماری مرضی سے ہوگا تاکہ ان کو بھی پتہ چلے کہ فہیم ہمارا دوست بیٹھا ہوا ہے، اس کے علاقے کا ایس ایچ او بد تمیزی سے بات کرتا ہے، میرے ساتھ روڈ کے اوپر دہشتگردوں کی طرح بغیر وردی کے وہ آ جاتے ہیں، روڈ بلاک کرتے ہیں، یہ کب تک چلے گا؟ میں کہتا ہوں آج کے بعد مجھے پولیس سیکورٹی نہیں چاہیئے کیونکہ ان سے ڈر لگنا شروع ہو گیا، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کو کوئی پچاس ہزار روپے دے اور گاڑی کے اندر ہی ہمیں مار دیں، اگر اس طریقے سے پولیس کو چلانا ہے یا اس طریقے سے صوبہ چلے گا تو مجھے بہت مشکل لگ رہا ہے کہ اگلی بار ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل بھی ہونگے۔ بات یہ ہے کہ Terrorism میں انہوں نے اپنا کردار ادا کیا، شاید وہ اچھے لوگ سارے شہید ہو گئے لیکن یہ بات نہیں ہوئی کہ آپ نے ایک اچھا کردار ادا کیا اور دو سو کردار آپ کے گندے ہیں، (تالیاں) لینڈ مافیا کے ساتھ آپ لوگوں کے تعلقات ہیں، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جو چھوٹا سمگلر ہے وہ جیل میں ہوگا اور بڑا سمگلر جو ہے، اس کو پیسے پہنچا رہا ہوگا وہ چل رہا ہوگا (تالیاں) میں نے کہا کہ وزیر قوم کا نام

استعمال ہوا، مجھے بڑا برا لگا، As a قوم ہم کبھی بھی ایسے نہیں ہیں، ایک آدھ بندہ عباد وزیر جیسا ہم میں بھی گندا ہو سکتا ہے لیکن اس بات کو سیریس لینا چاہیئے، چاہے ہماری بیوروکریسی ہے، چاہے پولیس ہے، میں آج کے بعد پولیس سیکورٹی لینا نہیں چاہتا، امید کرتا ہوں کہ آپ جو دیشل کمیٹی یا کمیشن رولنگ دینگے، ہمارے عصام الدین صاحب یہاں پہ بیٹھے ہوئے تھے، لینڈ مائنز کے بارے میں بھی بات کریں۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> موضوع پہ رہیں، اسی پہ بات کریں۔

<u>جناب نصیر اللہ خان:</u> اسی موضوع پہ میں بات کرونگا کہ لینڈ مائنز کے اوپر بھی بات ہونی چاہیئے، ہمارے بچے ہر تیسرے، چوتھے، پانچویں دن وہاں پہ لینڈ مائنز کی وجہ سے معذور ہو رہے ہیں، اس پر بھی سوچنا چاہیئے، ان ساری چیزوں کو ایک ساتھ مل بیٹھ کر ختم کریں، کوشش کریں، میں یہ بھی کہنا چاہونگا کہ اپوزیشن کو زیادہ موقع دیں لیکن ہمیں بھی موقع دیا کریں، تھینک یو۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اب آپ بیٹھ جائیں تو پھر میں ان کو موقع دیتا ہوں۔ جی بٹنی صاحب۔

<u>جناب محمود احمد خان:</u> مهربانی جناب سپیکر صاحب، ستا شکریه ادا کوم چې تاسو مونږ ته موقع راکړه۔ د پولیس په حوالې سره کامران صاحب ته وایم:

ما وئیل زه به ورته ژاړم
جانان د کوره په ژړا راغلے وو نه

(تالیاں)

د پولیس په حوالې سره خبره کوؤ، د 2017ء ایکټ مونږ دغه اسمبلئ پاس کړے وو، په هغې باندې ډیرې خبرې بحث و مباحثه شوې وه او زه په هغه کمیټئ کښې ووم، پرویز خټک چیف منسټر وو، هغه به Chair کولو، مونږه هم دا ریکویسټ کوؤ چې مونږ د پولیس بد نه یادوؤ، پولیس بد دے یا ډیپارټمنټ بد دے لیکن څه خبرې داسې دی چې پوره پاکستان کښې په دریو صوبو کښې بل قانون دے او دلته بل قانون دے، خاص کر زمونږ د کے پی پولیس قربانیانئ ورکړې دی، دا بالکل مونږ منو خو ورسره ورسره د عمل هم ضرورت شته، داسې نه ده چې پولیس ته مونږ اختیار ورکړو، آئی جی ته مونږ اختیار ورکړو نو دے بادشاه شو، دا بادشاهت نه دے، دا جمهوریت دے، په جمهوریت کښې به بیا ته د ټولو خبرې اورې، دا لویه جرګه ده، دلته چې څومره هم ممبران راغلی دی، زمونږ ورور سره چې کومه واقعه شوې ده، اجمل سره مونږ د هغې مذمت کوؤ، دهغسې نور

هم ډیر کسان دی چې ډیرې ډیرې واقعې ورسره شوې دی، مونږ په نوټس کښې راوستې دی، مونږ داسې، زه به خپل مثال درکړم، په ساړهې سات سال کښې ما پریویلج موشن نه دے راوړے، که راوړےمو دے د پولیس خلاف مو پریویلج موشن راوړے دے۔ هغه سپیکر صاحب، د روپې خبره ده، مونږ دا ریکویسټ کوؤ چې دا کوم قانون پاس شوے دے، په هغه قانون کښې دې امنډمنټ اوشی او د کمیټئ شوکت یوسفزئی خبره اوکړه، مونږ هغې سره Agree کیږو نه، د حکومت کمیټی دې نه وی، د اپوزیشن ممبران دې وی، دا نه ده چې شهرام ترکئ ئے Chair کوی او کامران بنګش به وی یا X Y Z به وی، نه دا کمیټی د حکومت پلس اپوزیشن، څنګه چې سلیکټ کمیټئ د هغه قانون د پاره Change کولو د پاره جوړه شوې وه، کم ازکم داسې کمیټی دې جوړه شی، دیکښې دې آئی جی راشی، اسټیبلشمنټ دې راشی، دوئ دې مونږ واؤری، مونږ به د دوئ واؤرو، زه یو مثال درکوم، 2020-07-27 او 2020-07-28 دا پریویلج موشن زما خپل پولیس ته ریفر شوے دے او 2020-07-17 باندې میټنګ شوے دے، مونږ که دلته فریاد اوکړو، جهګړا اوکړو، خبره اوکړو، هیڅ څه فائده نشته۔ یو میټنګ شوے دے، زما ریکویسټ دا دے چې مونږ د پولیس بد نه یادوؤ، مونږ وایو چې رادې شی چې کښینو، دا مسئله کوم ځائې کښې ده؟ دا یوه واقعه نه ده، دا واقعه شوې ده، ما سره شوې ده، فهیم سره، زه د پریویلج کمیټئ ممبر یم، کم ازکم چې دا کوم حکومتی خپله کمیټی جوړه کړې ده، کامران صاحب ته هم مونږ دا وایو، ارباب وسیم ته دا وایو چې کله خیر دے ته هم پاڅه، د حق د پاره خبره اوکړه، دړې کاله ته هم د دغه اسمبلئ غړے ئې، د حکومت غړے ئې، مونږ وایو چې ته هم خبره اوکړه۔ (تالیاں) دا اولس، دا خلق د ممبرانو ټولو مسئله یوه ده، دا مسئله یو ده، مونږ دا وایو چې کم ازکم کمیټی جوړیږی، چې دواړو طرف نه وی، چې د پولیس کوم ایکټ دے، Basically مسئله په دیکښې ده، په پولیس کښې نه ده، اختیار یو سړی ته لاړو، چې اختیار یو سړی ته لاړ شی بیا قصه خرابه وی، زمونږ دا ریکویسټ دے، حکومت ته دا خواست کوؤ چې مونږ د چا هم خلاف نه یو خو داسې کمیټی دې جوړه شی چې هغې کښې د اپوزیشن ممبران هم وی، مهربانی۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اختیار ولی صاحب، اگر آپ دو منٹ میں Conclude کریں۔

جناب اختیار ولی: یہ آپ نے میرا نمبر آخر میں اس لئے رکھا تھا کہ آپ نے دو منٹ کا کہنا تھا، آپ کو پتہ ہے، پندرہ منٹ میں تو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ابھی مدیحہ بی بی ہیں۔

جناب اختیار ولی: میں کوشش کرونگا کہ جلدی بات کروں لیکن جناب سپیکر صاحب، آج آپ کی کرسی نئی ہے تو آپ کو مبارک ہو، بڑے دل کا مظاہرہ کریں۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر، اتنی مدلل اور اتنی مفصل بحث کے بعد بات اگر یہاں پہ سمٹتی ہے، یہاں پہ Conclude ہوتی ہے کہ محترم ممبر صاحب نے پریولیج موشن موؤ کر دی اور قصے کو Windup کر دیا، میرے خیال میں پھر تو بحث کی ضرورت ہی نہیں رہی، The question is کہ یہ واقعہ کیوں ہوا؟ ایک معزز الیکٹڈ ممبر کے ساتھ سرکاری گارڈز ہیں، اس کی گاڑی کو Follow کیا جاتا ہے، اس کو تھانے تک لے جایا جاتا ہے، اس کے گارڈز کو Disarm کیا جاتا ہے، تفتیش اس بات کی ہونی چاہیئے، کیا یہ ایس ایچ او صاحب نے خود کیا ہے یا اس نے کسی کے کہنے پہ کیا ہے؟ دوسری جو پولیس ایکٹ کی بات ہو رہی ہے، اس پہ تو میں پشتو کا وہ شعر دو گھنٹوں سے یاد ہے، میں ان کی طرح اجازت نہیں لونگا، میں پڑھونگا، وائی:

بارانئے مړ کړې که ښوک اوور په ټول جهان اولګوی
څه به مړ شی هغه اوور چی پخپله ئے باران اولګوی

یہ پولیس کو اختیارات کس نے دیئے تھے، یہ تحریک انصاف کی حکومت تھی، چیف ایگزیکٹیو کہاں ہیں؟ آپ اپنے اختیارات اگر کسی کو دے دیں، ایک بات میں یہاں ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں، پاکستان مسلم لیگ نون کی طرف سے کہ خیبر پختونخوا کی پولیس کو اگر کوئی مثالی پولیس کہتا ہے تو یہ اس کی اپنی کوئی منطق ہوگی لیکن ہم خیبر پختونخوا کی پولیس کو مثالی پولیس اس لئے مانتے اور گردانتے ہیں کہ دہشتگردی کے خلاف ان کی قربانیاں بڑی لازوال ہیں، وہ ڈھکی چھپی نہیں ہیں، اس کو یہ قوم یہ ہاؤس اور پورا ملک بڑی قدر اور بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں، تحریک انصاف کے ساتھ میرا سو اختلاف ہے، ان کی حکومت کی Performance کے ساتھ میرے ہزار اختلاف ہیں لیکن یہ باجوڑ کا بچہ ہے، پختون قوم کا بیٹا ہے، اپنی فیملی کے ساتھ جس طرح اس قبائلی اضلاع کے بچے کی تذلیل ہوئی ہے، وہ قابل افسوس ہے، مجھے اس پر رنج

بھی ہے، مجھے اس کا ملال بھی ہے، میں یہاں پہ آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کا پوچھنا بھی چاہیئے۔ سب سے پہلے یہ 2017ء پولیس ایکٹ یہ ایک غلیظ ایکٹ تھا، اس کو Suspend کیا جائے، اس کو منسوخ کیا جائے، اس میں نئی ترامیم لائی جائیں، پولیس کے اختیارات جو ہم نے دیئے تھے، اپنے چیف ایگزیکٹیو سے لیکر جو سی ایم کے اختیارات تھے، آپ نے آئی جی پی کو دے دیئے، مجھے آئی جی سے بھی کوئی اختلاف نہیں ہے، مجھے سی سی پی سے بھی کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن یہ کونسا طریقہ ہے؟ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اور اس قوم سے بھی، قانون کے رکھوالوں سے بھی، میں نے گزشتہ دنوں آفیسرز سے بڑے Dignified officers ہیں، بڑے مشہور ہیں، میں نے کہا کہ یہ فلاں بندے کو آپ نے ہمارے تھانے میں ایس ایچ او کیوں لگایا ہے؟ کہتا ہے، He is encounter specialist، اب Encounter specialist ہوگا، اس کو آپ میرے تھانے میں بھیجو گے، آپ نے لوگوں کو مروانے کے لئے پولیس رکھی ہوئی ہے یا لوگوں کو تحفظ دینے کے لئے پولیس رکھی ہے؟ آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا، Encounter specialist اگر پولیس کی ضرورت ہے تو ان کو سی ٹی ڈی میں لے کر جائیں، ان کو بارڈر پہ لے کر جائیں، وہاں پہ لڑائیں ان کو But this is not the way کہ Encounter specialist ہو اور آپ ان لوگوں کو ایس ایچ اوز لگائیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اختیار ولی صاحب، آپ کا پوائنٹ Plead ہو گیا ہے۔

جناب اختیار ولی: سر، نہیں، ایک منٹ، میری بات ابھی رہتی ہے، جناب سپیکر صاحب، تین، تین گھنٹے ہم انتظار بھی کرتے ہیں پھر تین منٹ بولنے بھی دیا کریں، میں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تین منٹ سے تو زیادہ آپ بول چکے ہیں۔

جناب اختیار ولی: بولنے دیں گے تو بات ختم ہو گی۔ جناب سپیکر صاحب، میں حیران ہوں، ہمارے چیف منسٹر صاحب آج ان کو یہاں پہ ہونا چاہیئے تھا، یہ واقعی میاں نثار گل صاحب نے ٹھیک کہا کہ ہمارے چیف ایگزیکٹیو کی کرسی خالی ہے، میں جب سے اس ہاؤس میں آیا ہوں، مجھے ان کی درشن نصیب نہیں ہوئی، سوشل میڈیا پہ دیکھتا ہوں کہ یہاں پہ چھاپہ، وہاں پہ چھاپہ، بھیس بدل کر چھاپہ، میں کہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب، آپ اپنے بھیس میں اس اسمبلی میں آئیں، اس ہاؤس پہ بھی چھاپہ لگائیں، پوچھیں کہ آپ کی حکومت میں کیا ہو رہا ہے؟ آپ کو اپنے وزیر بتاتے نہیں ہیں، پوچھتے نہیں ہیں، بولتے نہیں ہیں، ان کو میرے خیال میں شرم آتی ہو گی اس بات پہ کہ ان کو بھی تحریک استحقاق کی ضرورت ہے، پوری حکومت

کو دو اور تین لوگ چلا رہے ہیں، کوئی اسلام آباد میں بیٹھا ہے، کوئی یہاں منسٹرز کالونی میں بیٹھا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اختیار ولی صاحب، مغرب ہونے والی ہے، باقی لوگوں نے بھی بات کرنی ہوگی۔

جناب اختیار ولی: ایک منٹ جناب سپیکر صاحب، میں Conclude کرتا ہوں، مجھے بات کرنے دیں، پی ایم ایل این کو ویسے بھی آپ ٹائم بہت کم دیتے ہیں، تمام پارلیمانی لیڈرز کو، مجھے کسی پہ انگلی اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے، .But as compared to other parties آپ ہمارے ساتھ Discrimination کرتے ہیں، ہمیں وہ ٹائم نہیں ملتا جو دوسری جماعتوں کو ملتا ہے، ہمیں ہمارا وقت دیا جائے، ہمیں بتائیں، ہم اس ہاؤس کا حصہ نہیں ہیں؟ ہمیں بولنے کا حق نہیں ہے یا ہم اس ہاؤس کا حصہ نہیں ہیں؟ تمام وزیر انہوں نے اپنے اوپر یہ جتنے سرکاری ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے اپنے اوپر سفید چادر ڈالی ہوئی ہے، اپنی حیا رکھی ہوئی ہے ورنہ ہم سے زیادہ تحریک استحقاق کی ضرورت ان کو ہے، ان کا رونا دھونا ہم نے دیکھا ہے، سنا ہے، پرائیویٹ مجلسوں میں بیٹھ کر یہ جب بات کرتے ہیں، وہ سننے کی لائق ہوتی ہے، ان کو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ان کی بحث میں نہ جانا، آپ کا پوائنٹ Plead ہو گیا ہے۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر، اگر آپ بولنے دیں گے تو بات Conclude ہوگی ورنہ دوسرا شعر یاد آ جائے گا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: شعر پڑھیں۔

جناب اختیار ولی: میں اشعار پڑھ کر پوری نظم سناتا ہوں، آج آپ کی بیوروکریسی آپ کے کنٹرول میں نہیں ہے، پولیس آپ کے کنٹرول میں نہیں ہے، آپ کے ممبرز اور اپوزیشن کے ممبرز تحریک استحقاق پہ استحقاق لائے جا رہے ہیں، آپ کے ٹی ایم اوز اور کلرکس آپ کے کنٹرول میں نہیں ہیں، آپ لوگ کہاں پہ کھڑے ہیں؟ بجٹ آپ کے سر پہ آ رہا ہے، آپ کے پاس کوئی Industrialization، نئے کارخانے لگانے کا کوئی پلان نہیں ہے، آپ کے پاس لوگوں کو بھرتی کرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے، مزدور بے روزگار ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اختیار ولی صاحب، آپ پوائنٹ سے بہت دور نکل گئے، مہربانی کریں، مجبوراً مجھے مائیک بند کرنا پڑے گا۔

جناب اختیار ولی: پورا صوبہ اجڑا ہوا ہے، خیبر پختونخوا ایک آباد چمن تھا، ہم کہاں پر کھڑے ہیں، یہ صوبہ کہاں جارہا ہے؟ اس ملک کے، صوبے کے عوام کہاں پہنچ رہے ہیں؟ آپ کے قبائلی اضلاع کے ممبرانوں کو میں آئے روز یہاں پہ روتے دھوتے دیکھتا ہوں، یہاں پہ پشاور ویلی کے ممبران لڑتے اور جھگڑتے ہیں، یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ جمہوریت میں بات نہیں بنتی تو ان اسمبلیوں کو توڑ دیں، نئے الیکشن کا اعلان کریں، کوئی اور آئے گا، مجھ سے بہتر کہنے والا، آپ سے بہتر سننے والا، ہم سب سے بہتر کرنے والا، کوئی Perform کرنے آجائے گا ورنہ اس طرح حالات نہیں چلیں گے، یہاں پہ اجلاس پہ اجلاس ہوتے ہیں، چائے کے وقفے، کھانے کے وقفے، ٹی اے / ڈی اے، عوام کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ کچھ بھی نہیں، Nothing، یہ ہاؤس، یہ حکومت یہ سب Useless ہوتا جارہا ہے، اپنا کام کریں، حکومت کے پاس وقت بہت کم ہے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: ایک بات، آپ واقعی میری تقریر سے تنگ ہو جاتے ہیں، مجھے پتہ ہے، میری بات کرنے سے آپ تنگ ہوتے ہیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اختیار ولی صاحب، سنیں، آپ بہت دور چلے گئے ہیں، آپ نے سیاسی سپیچ شروع کر دی ہے، جلسے میں اور اسمبلی آپ فرق کریں۔

جناب اختیار ولی: لیکن میں Conclude کرتا ہوں، دور نہیں گیا ہوں، آپ وہی ہیں، Mismanagement, misgovernance, bad governance, poor delivery، یہ اس حکومت کے ماتھے کے ٹیکے بن چکے ہیں، ان کو اتارنا ہوگا، نہیں اتار سکتے تو آپ پہ کوئی قدغن نہیں ہے، دوسرے الیکشن کا اعلان کریں، چھوڑیں، پبلک کو Elect کرنے دیں کہ جن کو آنا ہے وہ آجائیں گے۔ جناب سپیکر، میں اس واقعہ کی بحیثیت پختون اس کی مذمت کرتا ہوں اور میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ پولیس کو دیئے گئے وہ تمام لازوال اور بے حساب اختیارات جس کا کوئی حساب نہیں ہے، جس کی کوئی Accountability نہیں ہے، جس کی کوئی پوچھ گچھ نہیں ہے، میں Repeat کرتا ہوں کہ پولیس کو ہمارے عوام کا، پبلک کا رکھوالا بننا ہوگا، غنڈہ گردی کسی کی نہیں ہوگی، غنڈہ گردی کوئی نہیں کرے گا، یہ جنگل نہیں ہے، یہ ملک ہے، اس کا نام ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان، یہاں پہ جمہوری نظام ہوگا، آئینی نظام ہوگا، دستوری نظام ہوگا، قانون کا بول بالا ہوگا، اس کے علاوہ کوئی بدمعاشی نہیں چلے گی، برداشت کرنے کے لئے بہت شکریہ۔ Thank you very much.

جناب مسند نشین: اچھا، آپ کی اطلاع کے لئے میں عرض کردوں کہ جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب پی ایم ایل این کے ہیں، وہ آپ سے پہلے بڑی تفصیلی گفتگو اسی واقعہ پر کر چکے تھے۔ جی مدیحہ نثار صاحبہ۔

محترمہ مدیحہ نثار: شکریہ چیئرمین صاحب، پولیس ڈیپارٹمنٹ پہ بات ہو رہی ہے، میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک دو منٹ میں اپنی بات مکمل کروں گی۔ میرا گلہ پولیس سے ان کی روایتی سستی کے متعلق ہے، یہ پچھلے سال جون کا واقعہ ہے، جب میرے گھر پہ ایک مشکوک گاڑی آکر رکی تھی جو کہ میرے گھر کی سی سی ٹی وی فوٹیج میں وہ ریکارڈ بھی ہوئی تھی، وہ بندہ جو مشکوک تھا، کیمرے میں ریکارڈ ہوا تھا، یہ غالباً میرے بچوں کو اغواء کرنے کے لئے آئے تھے، اس واقعے کی سی سی ٹی وی فوٹیج اس ٹائم کے سی سی پی او، ایس ایچ او تھانہ تاتارا کو میں نے دی تھی، انہوں نے مجھے یقین دہانی بھی کرائی، انہوں نے بہت اچھے طریقے سے Tackle کیا اور یقین دہانی کرائی کہ وہ اس معاملے کو Sort out کریں گے، اس مشکوک گاڑی اور اس مشکوک بندے کی تفتیش کریں گے لیکن کچھ نہیں ہوا۔ کچھ مہینوں کے بعد میں اس وقت کے سی سی پی او محمد علی گنڈاپور صاحب سے جاکر ملی، انہوں نے بھی مجھے یقین دہانی کرائی کہ وہ اس معاملے میں پیش رفت کریں گے لیکن اس پہ بھی کچھ نہیں ہوا، یہ معاملہ جو ہے، اس ٹائم کے ایس پی کینٹ حسن جہانگیر وٹو صاحب کو Hand over کیا گیا لیکن ان کا بھی تبادلہ ہوا، اب صورتحال یہ ہے کہ ایک سال گزر چکا ہے وہ ایس ایچ او وہ سی سی پی او اور وہ ایس پی صاحب بھی ٹرانسفر ہو چکے ہیں لیکن میرا معاملہ Sort out نہیں ہوا۔ اگر ہم اس پارلیمان کے ممبرز ہیں، ہمارے بچے یا ہمارے اہلخانہ محفوظ نہیں ہیں، ہم پولیس سے انصاف نہیں لے سکتے تو باقی عوام کیا کریں گے۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: جناب منسٹر ہشام خان صاحب۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر برائے سماجی بہبود): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ، آپ نے ٹائم دیا۔ سب سے پہلے یہ جو واقعہ ہوا ہے، جسے ہم سب Condemn کر رہے ہیں، میں یہاں پہ Floor of the House اس کو Condemn کرتا ہوں، یہ ہم سب کی بے عزتی ہے، صرف اجمل خان کی نہیں ہے، پوری گورنمنٹ کی بے عزتی ہے، ہر پارلیمنٹرین کی ہے، چاہے وہ گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہو یا اپوزیشن سے تعلق رکھتا ہو، ہم Condemn کرتے ہیں۔ اس کے بعد میں یہ جتنے پارلیمنٹرین بیٹھے ہیں، ان کو یہ Assure کرانا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر محمود خان نے یہ چیز بڑی Seriously لی ہے، وہ ایک غیرت مند شخص ہیں، عزت دار شخص ہیں، اگر وہ یہاں پہ نہ بھی ہوں تو ہم

یہاں پہ بیٹھے ہیں، ہم ان کی ٹیم ہیں، ہم Assure کرانا چاہتے ہیں سارے پارلیمنٹرین کو کہ چیف منسٹر صاحب کے یہ الفاظ ہیں کہ جو یہ واقعہ ہوا ہے، اس کی ایک عبرت ناک مثال ہم بنائیں گے، We are not going to let anyone exploit their authority, not at all (تالیاں)

اور یہ میں یہاں پہ دعوے سے کہتا ہوں، آپ سب کی عزت ہے، یہ نہیں ہے کہ یہ ہماری پارٹی کے ایم پی اے ہیں، آج ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں، اگر کوئی اپوزیشن کا ایم پی اے ہے، اگر اس کے ساتھ ایسا رویہ ہوتا، پھر بھی محمود خان کھڑے ہوتے، ہم بھی کھڑے ہوتے، پولیس کی بہت زیادہ قربانیاں ہیں، ہم ایک Terrorism سے گزرے ہیں، ہر ڈیپارٹمنٹ کی قربانیاں ہیں، سیاستدانوں کی قربانیاں ہیں، یہاں پہ ایسے پارلیمنٹرین ہیں کہ ان کے شہداء ہیں لیکن ہم بھی پولیس کی قربانیاں بھول نہیں سکتے، ملک سعد جیسے آفیسر، صفوت غیور جیسے آفیسر، پھر ناصر درانی صاحب جیسے آفیسر جن کی خدمات ہم کبھی نہیں بھول سکتے، یہ Tussle سیاستدانوں یا ایک ڈیپارٹمنٹ کے درمیان نہیں ہے، یہ Individual کو ہم نے Identify کرنا ہے، میں نے کل بھی یہ بات کی تھی، جو بیوروکریٹ ٹھیک کام کر رہے ہیں، Floor of the House ان بیوروکریٹس کو میں نے سپورٹ کیا ہے، ان کو Back کیا ہے، آج بھی ہماری جو پولیس کی ٹیم ہے، اگر آپ آئی جی کو دیکھیں، سی سی پی او کو دیکھیں، ایڈیشنل آئی جی کاشف عالم کو دیکھیں، It is good team, efficient ہیں لیکن کچھ لوگ ہر جگہ ایسے ہوتے ہیں، ہمارا کام یہ ہے کہ ہم نے ان کو Identify کریں جو کہ اپنی اتھارٹی کو Exploit کر رہے ہیں، اگر Politician کر رہے ہیں تو وہ بھی ٹھیک نہیں کر رہے ہیں، اگر پولیس کر رہی ہے وہ بھی ٹھیک نہیں کر رہی، اگر کوئی اور، ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہے وہ کر رہے ہیں تو وہ بھی غلط کر رہے ہیں، میں جب ہیلتھ کا منسٹر تھا، I was totally against those people جنہوں نے اتھارٹی لی تھی، جو عوام کو ذلیل و خوار کر رہے تھے، We are of the opinion the PTI government، ہم Fully serious ہیں، ہم ایکشن بھی لیں گے لیکن یہاں پہ ہم نے حکومت پہ یہ ملبہ نہیں ڈالنا ہے۔ اختیار ولی صاحب کی بڑی Attractive speech ہوتی ہے، ہمیشہ یہ جو بات کرتے ہیں، ان کی باتوں میں بڑی Attraction ہوتی ہے لیکن دیکھیں اس پوائنٹ پہ ہم متفق ہیں، اختیار ولی صاحب، آپ بھی متفق ہیں، ہم بھی متفق ہیں کہ ایک Public representative کو عزت دینا، یہ نہ صرف ایک Public representative کی خواہش ہوتی ہے بلکہ یہ اس کا حق ہے۔ ہم جو صبح سے رات تک پھرتے رہتے ہیں، یہاں پہ یہ لوگ اپنی Constituency

کے لوگوں کی خدمت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، جگہ جگہ آفسز میں پھرتے رہتے ہیں، Even منسٹرز ہمارے ایسے ہیں، At least we deserve respect, we are willing to give respect to every bureaucrats, every civil servant لیکن We also expect کہ وہ بھی ہمیں عزت دیں۔ میں اپنے پارلیمنٹرین کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے خود یہ چیز سمجھنی ہے کہ There is a difference between a public representative and a public servant or a civil servant، ہم عوام کے خادم ہیں لیکن ہم عوام کے نمائندے بھی ہیں، یہاں پہ جتنے ایم پی ایز ہیں، یہ ایم پی ایز، ہر ایم پی اے کے پیچھے ڈھائی تین لاکھ لوگ کھڑے ہیں، یہ ان کے Representative ہیں، اگر آج ان کی بے عزتی ہو، ان کو ذلیل کیا جائے تو We are not going to take it لیکن یہ ہم نے سمجھنا ہے، ہم سے پہلے جو Politicians تھے، ماشاء اللہ اس بات میں وہ بہت زیادہ Groom تھے، ان کو اپنے اختیار کا پتہ تھا، ان کو اپنی عزت کا پتہ تھا، ہم میں کیا ہے؟ ہم ایک مٹھی نہیں ہیں، ہم Constantly ایک دوسرے پہ ملبہ ڈالتے ہیں، اس میں کیا ہوتا ہے؟ اگر بیوروکریٹس ہیں تو وہ ایک مٹھی ہیں، اگر پولیس آفیسرز ہیں تو وہ بھی ایک مٹھی ہیں، (تالیاں) تو کیا ہم Politicians ایک مٹھی نہیں ہو سکتے؟ یہ ہماری اپنی غلطیاں ہیں، اگر ہماری غلطیاں نہ ہوتیں، اگر ہم میں منافقت نہ ہوتی، اگر ہم میں بے اتفاقی نہ ہوتی تو آج ہمارا یہ حشر نہ ہوتا۔ آخر میں کرنا کیا چاہیئے؟ میرے خیال میں ایک تو جیسے اپوزیشن کی ایک تجویز آئی، I am also of the opinion کہ جو یہ کمیٹی بنی ہے، پولیس ریفارمز کے لئے، بالکل پولیس بھی اس میں ہونی چاہیئے، ان کے Representatives، گورنمنٹ کے، جو انہوں نے Notify کئے ہیں، شہرام خان ہیں، کامران خان ہیں، اس کے علاوہ اپوزیشن کی ہر پارٹی کا ایک ایک ممبر اس میں ہونا چاہیئے، They are also parliamentarians, it is a democracy (تالیاں) اور ڈیموکریسی تو ہے ہی یہی کہ ہر ایک نے Opinion دینا ہے، پھر آخر میں جو گورنمنٹ میں ہوگا وہ Decision لے گی۔ ایک تو اس کمیٹی کی تھوڑی Extension کرنی چاہیئے، اس کے بعد ایک Complaint redressed mechanism ہونا چاہیئے، صرف پارلیمنٹرین کے لئے اور وہ Specifically ان ڈیپارٹمنٹس کے لئے ہونا چاہیئے کہ جو ڈیپارٹمنٹ جن کا واسطہ عوام کے ساتھ بہت زیادہ ہے، جیسے کہ پولیس ہے، ریوینو ڈیپارٹمنٹ ہے، میڈیکل، یہ ہیلتھ سٹاف ہے، ڈاکٹرز ہیں، ایک پارلیمنٹرین کی بات یہ دو ڈھائی تین لاکھ لوگوں کی بات ہے، اگر وہ یہ Complaint redressed mechanism ہو، جس کا سروے

ڈیپارٹمنٹ میں بھی ہو اور چیف منسٹر ہاؤس میں بھی ہو، ان شاء اللہ یہ تجویز میں چیف منسٹر صاحب کو بھی دوں گا لیکن آپ کی Direction کی بھی ضرورت ہے کہ ایک جیسے ہمارے پرائم منسٹر صاحب کا ایک کمپلینٹ سیل ہے And it is working very efficiently، اگر آپ پالیمنٹرین کے لئے ایک ایسے Mechanism اور Complaint redressed بنایا جائے جس کے Through یہ جو چند لوگ ہیں، چند Individuals ہیں، پولیس ڈیپارٹمنٹ میں بھی ہیں، ہم Politicians میں بھی ہیں، ان کو Identify کیا جائے، ان پہ Action لیا جائے، انکوائری کی جائے اور پھر They should be punished، بس یہی باتیں تھیں۔ آخر میں میں صرف ایک بات کروں گا، Then I am going to wind it up. I am of the opinion، میں ہمیشہ یہ بات کرتا ہوں کہ فل اختیار پتہ نہیں ہماری تربیت ایسی ہو گئی ہے یا جو بھی ہے، فل اختیار پاکستان میں آپ جس کو دیں گے وہ اس کو Exploit کرے گا، Autonomous body جو یہ ہم نے بنائی ہے، ہیلتھ میں بھی آپ ایم ٹی آئی کو دیکھیں، They are very good لیکن جو ادارہ پبلک فنڈ سے چلتا ہو، اس کا Check and balance بڑا ضروری ہے، اس میں گورنمنٹ کا اختیار بہت ضروری ہے، گورنمنٹ کا اختیار ہو گا، Checks ہوں گے، Balance ہوا تو Everybody is going to work fine، ہر چیز ٹھیک ہو گی تو یہ Police Reforms Act کی جو کمیٹی بنی ہے، یہاں Floor of the House میں ان کو یہ ریکویسٹ کرتا ہوں، میں تو اس میں نہیں ہوں کہ Check and balance لے کر آئیں، جب Check and balance آئے گا، کوئی اپنے اختیار کو فضول استعمال نہیں کرے گا۔ Thank you very much.

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو۔ کنڈی صاحب، بیٹھ جائیں۔ چونکہ یہ بڑا سیریس ایشو ہے، اس لئے آج کا ایجنڈا بھی جناب سپیکر نے معطل کیا، اس پہ ہم نے کافی ساری ڈیبیٹ کی، یہ ڈیبیٹ کل بھی ہم کریں گے، آج جن معزز ممبران کو وقت نہیں مل سکا، ان شاء اللہ وتعالیٰ کل ان کو وقت بھی ملے گا، اس پر بات ہو گی۔ اب اگر کامران بنگش صاحب کوئی Comment کرنا چاہیں تو اس کے بعد آج Adjourn کرتے ہیں۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: جناب سپیکر صاحب، میں بھی ایک ضروری اور اہم۔۔۔۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم</u>: مفتی صاحب، آپ کل بات کر لیں گے، کل تک Continue رکھتے ہیں، اس کو Resume کرتے ہیں۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: آپ ایجنڈے کو Suspend کر دیں گے۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: Suspend نہیں کرتے، کل اس کو Conclude کریں گے، کل Conclude کرتے ہیں، کل جلدی کر دیں، ایجنڈا Suspend نہیں کرتے۔

جناب مسند نشین: بنگش صاحب، مفتی صاحب کو موقع دیتے ہیں، مفتی صاحب، آپ نے * + + نہیں کرنا، بات کریں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: اچھا۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر، یہ انتہائی افسوس ناک ہے، یہ ایک دن نہیں ہے، ہر اجلاس میں ایسا ہی ہوتا ہے-----

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب، یہ اپنے الفاظ حذف کر لیں پلیز۔

جناب مسند نشین: حذف کرتے ہیں۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب، سب سے دور میرا ضلع ہے، سب سے دور، میں پشاور سے دوری پر ہوں، اتنے دور سے ہم آتے ہیں، تھکاوٹ ہوتی ہے، حکومت کا سرمایہ خرچ ہوتا ہے، میرے علاقے کے مسائل سب سے زیادہ ہیں، مجھے اگر یہاں سپیکر موقع نہیں دیتا تو اس علاقے کی پسماندگی میں براہ راست وہ شریک ہے اور حصہ لے رہا ہے یا وہاں پر کوئی بھی ظلم زیادتی ہو رہی ہو، مجھے اس ذمہ دار فلور پر اگر موقع نہیں دیا جائے گا تو پھر وہ بھی براہ راست اس میں شریک ہوگا۔ یہ واقعہ جو ہوا ہے اجمل صاحب کے ساتھ، انتہائی افسوسناک ہے، ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ جو ایس ایچ او ہے، اس کو سخت سزا ملنی چاہیئے، قانون کے دائرے میں، اگر یہاں پر اجمل صاحب نہ ہوتے، کسی عام پاکستانی شہری کے ساتھ یہ واقعہ ہوتا تو پھر بھی ہاؤس میں اس موضوع کو ایسا ہی زیر بحث لانا چاہیئے تھا، یہ واقعات اس وجہ سے ہوتے ہیں۔ اجمل صاحب ہمارے لئے محترم ہیں، لاکھوں لوگوں کا نمائندہ ہے لیکن عام شہری قانون کے دائرے میں سب مساوی ہیں، اگر ہم ریاست مدینہ کی باتیں کرتے ہیں، ریاست مدینہ میں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عام ایک شہری کے ساتھ ایک مقدمے میں پیشی ہوئی تو دونوں برابر کھڑے ہوتے ہیں، کسی کو کوئی امتیاز نہیں دیا جاتا ہے، لہذا میں ایک بات بھی کروں گا، حاکمیت اعلیٰ اور مکمل خود مختاری یہ صرف اور صرف اللہ

---

* بحکم جناب مسند نشین حذف کئے گئے۔

تبارک وتعالیٰ ہی کی ذات کے پاس ہے، باقی نہ کوئی حکومت، نہ کوئی سٹیٹ، نہ کوئی ریاست مکمل خود مختار ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے کچھ قوانین دیئے ہیں، ان کے تحت ہم زندگی گزاریں گے، پھر قانون کے دائرے میں یہ بندوق نہیں ہے، بندوق جب بھی کسی کو ہاتھ میں دیا جاتا ہے تو غرور اس کے سر چڑھ جاتا ہے، اگر مسئلے اس معاشرے میں بنتے ہیں تو اس وقت بنتے ہیں جب ہاتھ میں بندوق آتا ہے، لہذا قانون کے دائرے میں اگر کسی کے ہاتھ میں بندوق تھمایا جاتا ہے تو اس کے ساتھ سخت سے سخت قوانین بھی لاگو کئے جائیں تاکہ اس بندوق کا استعمال صحیح ہو۔ اجمل صاحب فاٹا سے تعلق رکھتے ہیں، فاٹا کے لوگوں نے انتہائی تکالیف برداشت کیں، ابھی بھی برداشت کر رہے ہیں، میرے اپنے حلقے میں محسود قوم نے انتہائی قربانیاں دیں، بے مثال قربانیاں دیں، تاریخ اس کے بیان سے قاصر ہے۔ ابھی کل ایک واقعہ ہوا، لینڈ مائنز کے جو دھماکے وہاں ہوتے ہیں، لینڈ مائنز جو پھٹتے ہیں، اس میں تقریباً جو ریکارڈ پر ہے، 174 واقعات ہوئے ہیں، 174 واقعات، کل ایک بارہ سالہ بچی گھر سے بکریاں چرانے کے لئے نکلی، اس بچی کے ساتھ لینڈ مائنز کا واقعہ ہوتا ہے، وہ پاؤں سے معذور ہوتی ہے، یہ پیر 28 تاریخ کو، کل 30 تاریخ کو واقعہ ہوا۔ اس مئی کے 28 تاریخ کو بھی ایک واقعہ ہوا ہے، وہ میرے پاس نام لکھیں ہوئے ہیں، ایسے ہی 275 افراد جو ریکارڈ پر ہیں، وہ ان لینڈ مائنز کے شکار ہو چکے ہیں، اس میں لوگ بے ہاتھ و پاؤں ہو چکے ہیں، کافی سارے شہید بھی ہو چکے ہیں، میں یہاں کچھ نمونے کے لئے لایا ہوں (زخمی اور شہداء کی تصاویر دکھاتے ہوئے)

تاکہ دیکھ لیں، ویسے تو ریکارڈ پر نہیں لایا جاتا، یہ واقعات ہوئے ہیں، لینڈ مائنز کے یہ لوگ شکار ہوئے ہیں، لہذا خدارا میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں، عمران خان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہاں پولیس ابھی بحال ہوئی ہے، یہ ریاست کے لئے کیا مشکل ہے کہ اس کی صفائی عمل میں لائی جائے، یہ تو ریاست کے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے تاکہ اس کی صفائی عمل میں لائی جائے، مزید ہزاروں لوگوں کی جانیں محفوظ ہو سکیں، یہاں تو کوئی ریاستوں کی جنگ نہیں لڑی گئی، ملک میں ایک مختصر ٹولے کے خلاف، دہشتگردی کے خلاف ہماری ریاست میں ایک چھوٹی سی جنگ لڑی ہے، اس جنگ کے ہم کب تک نتیجے بھگتے رہیں گے، کب تک اس کی سزا ملتی رہے گی؟ خدارا میری یہ گزارش ہے، عرض ہے، منت سماجت ہے، یہ میرا فرض ہے، میری ذمہ داری ہے، میں پھر بھی آواز اٹھاؤں گا، میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری آواز ذمہ داروں تک پہنچانے میں میری مدد فرمائی۔ یہاں منسٹر حضرات بیٹھے ہیں، میں ان سے منت سماجت کرتا ہوں، خدارا اس مسئلے پر سوچیں، اصل ذمہ دار یہ اسمبلی ہے، یہاں

اگر ہمارے ساتھ یہ واقعات ہو رہے ہیں، منتخب نمائندوں کے ساتھ ایسا ہوتا ہے، اس اسمبلی نے اپنے نمائندوں کا وقار کمزور کیا ہوا ہے، کیا حکومت کے نمائندے بیوروکریسی کو استعمال کر کے اپوزیشن کے نمائندوں کی وہاں دفتروں میں عزت پامالی نہیں ہوتی؟ یہاں کوئی اور انسٹرکشن ہمارے سامنے دی جاتی ہے، پھر جب وہاں ہم سیکرٹری کے پاس، ڈائریکٹر کے پاس یا کسی کے پاس جاتے ہیں، وہ کہتا ہے کہ ہمیں تو فون پر کوئی اور انسٹرکشن ملی ہے، آج تو آپ کی حکومت ہے، کل کوئی اور ہوگا، اس سے صرف اپوزیشن کی بنچوں سے تعلق رکھنے والے ممبران کی عزت مجروح نہیں ہوتی، خدا کی قسم وہاں جو لوگ بیٹھے ہیں، خواہ وہ منسٹرز ہوں، خواہ وہ وزیر اعلیٰ ہوں، سب سے پہلے اس کی عزت مجروح ہوتی ہے، لہذا میری گزارش ہو گی کہ باقی پورے ملک میں اسمبلی کا وقار اس وقت بلند ہوگا جب اسمبلی اپنا وقار خود بلند کرے گی، یہاں حکومت اپوزیشن والوں کو عزت دیں اور اپوزیشن والے حکومت کو عزت دیں، پھر ہماری عزت بحال ہو گی، پھر ان شاء اللہ ہمارا راج ہو گا، شکریہ۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب مسند نشین: کنڈی صاحب، میرا خیال ہے کہ آپ کل بات کر لیں تو بہتر ہے۔ جناب کامران بنگش صاحب، آپ صبح بات کر لیں، اس طرح دو دو منٹ کر کے کام ختم نہیں ہونا، آپ بات کریں۔

(شور)

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر، ہماری بہن بات کرنا چاہتی ہیں، میں چاہتا ہوں کہ کل آپ بات کریں، تفصیل سے بات کریں تاکہ میڈیا بھی موجود ہو، یہاں پہ میڈیا کی گیلری بھی خالی ہے، قبائلی اضلاع سے ہمارے آنریبل ممبرز ہیں، کل بات کریں۔

جناب مسند نشین: آپ کل بات کریں، ریکارڈ پہ بھی آئے گی، میڈیا بھی نوٹ کرے گا، تھینک یو۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر، آپ کا شکریہ۔ آج یقینی طور پر میں کہہ رہا ہوں کہ جب اجمل صاحب بات کر رہے تھے یا اور ہمارے قبائلی اضلاع کے آنریبل ممبران یا ممبران پارلیمان بات کر رہے تھے، میرے بارے میں وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے اچھا کیا یا میں نے بروقت کیا، تو مجھے شرم محسوس ہو رہی تھی، یہ بات میں اس لئے کر رہا ہوں کہ پشاور کی، خیبر پختونخوا کی ہماری اپنی روایات ہیں، ہم مہمانوں کو جس طریقے سے Treat کرتے ہیں، ہم مہمانوں کی اور بڑوں کی جس طرح بچپن سے عزت ہمیں سکھائی گئی ہے اور پھر بالخصوص پشاور کے میرے نمائندے یہاں پہ موجود ہیں، میں ان کے Behalf پہ بھی کہہ رہا ہوں کہ جو واقعہ ہوا، اس کی میں ذاتی طور پر، میرے ساتھ سی سی پی او صاحب بھی موجود

تھے، جب میرے گھر آئے تھے، انہوں نے بھی کہا، ہم ذاتی طور پر معذرت کرتے ہیں، یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا، پشاور کے رہائشی ہیں، ہمارا دل بہت بڑا ہے، یہاں پہ ہر قومیت کے لوگ موجود ہیں، پشاور کے سینے میں بنگش بھی ہیں، یوسفزئی بھی ہیں، پشاور کے سینے میں باجوڑی بھی، مہمند بھی ہیں، پشاور کے سینے میں آفریدی بھی ہیں، اور کزئی بھی ہیں، یہاں پہ ہر قوم ہے، خٹک بھی ہیں، سارے بیٹنی بھی ہیں، ہر قوم ہے، پشاور تمام قوموں کا مسکن ہے، یہاں پر جو واقعہ ہوا، انہوں نے کہا، میں آٹھ دس منٹ میں پہنچا، مجھے اس سے بھی جلدی پہنچنا چاہیئے تھا، یہاں پہ میں Acknowledge کروں گا، ہمارے اپوزیشن کے ایکس ایم پی اے ملک طہماش خان وہاں پہنچے، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ یہ معاملہ خدا نخواستہ اگر بگڑتا تو ہم سب کی عزت بگڑتی، یہ ایک Individual کا واقعہ ہے، یہ واقعہ ادارے کا نہیں ہے، کل اس پہ میں چاہتا ہوں کہ تفصیلی بات کریں، میرے بڑے معزز احمد کنڈی صاحب نے بھی بات کرنی ہے، بڑی تفصیل سے بات کرتے ہیں، اختیار ولی بھائی نے بھی بات کی، میں ایک دفعہ پھر تہہ دل سے پورے پارلیمان کا خیبر پختونخوا کے اس معزز ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے آج کا مظاہرہ کیا، آج اتحاد اور اتفاق کا مظاہرہ کیا (تالیاں) اور یہ پیغام دیا کہ ہمارے سیاسی اختلافات اپنی جگہ لیکن جب کٹھن مرحلہ آتا ہے، جب مشکل وقت آتا ہے تو ہم ایک قوم کی طرح، ایک جسم کی طرح، ایک دل کی طرح ہم ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے، کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. The sitting is adjourned till 2:00 pm, Tuesday, 1st June, 2021.

(اجلاس بروز منگل مورخہ یکم جون 2021ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)